العیون الجاریة

لحلّ

أسئلة مقامات الحریریّة

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

مُرتّب

سیّد فیضی

متعلم دارالعلوم دیوبند

اشرفی بُک ڈِپو، دیوبند (الہند)

Mobile: 0091-9358001571

العيون الجارية

لحلّ

أسئلة مقامات الحريرية

مُرتّب

سیّد فیضی

متعلّم دار العلوم دیوبند

ناشِر

اشرفی بُک ڈپو دیوبند یُوپی انڈیا

Website:MadarseWale.blogspot.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب ـــــــ العیون الجاریۃ لحل أسئلۃ مقامات الحریریۃ

مرتب ـــــــ سید فیضی

مطبع ـــــــ اشرفی آفسیٹ پرنٹرس، دیوبند

ناشر ـــــــ اشرفی بک ڈپو، دیوبند

سن طباعت ـــــــ مارچ ۲۰۱۷ء

تعداد صفحات ـــــــ ۶۴

ناشر

اشرفی بک ڈپو دیوبند، یوپی انڈیا

Website:MadarseWale.blogspot.com

Website:NewMadarsa.blogspot.com

انتساب

والدین کے نام جن کی آہِ سحر گاہی نے کسی لائق بنایا

اور

ساتھیوں کے نام جن کی تحریک نے جنبشِ قلم کا حوصلہ دیا

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرضِ مرتب

بنامِ خدائے تعالیٰ مقاماتِ حریری کا امتحانی حل " العیون الجاریة لحلّ أسئلة مقامات الحریریّة" کے نام سے لکھنا شروع کیا تھا، بحمد اللہ تعالیٰ وفضلہ وإعانتہ اپنے اختتام کو پہنچا۔

چند چیزوں کو اس میں خاصۃً ملحوظ رکھا گیا ہے:

(۱) ترجمہ حتی الوسع عبارت کے تحت رہتے ہوئے بالکل بامحاورہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

(۲) لغت نہایت مختصر انداز میں لکھی گئی ہے۔

(۳) تشریحاتِ مطلوبہ بہت اختصار کے ساتھ ادبی پیرائے میں لکھنے کی کوشش کی ہے:

قارئین سے درخواست ہے کہ ناچیز کی سعادتِ دارین کے لئے ضروری دعاء فرمائیں۔

والسلام

سیّد فیضی

Website:MadarseWale.blogspot.com

Website:NewMadarsa.blogspot.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال:۱، صفحہ:۸

وَنعُوذُبکَ مِنْ شِرَّةِ اللَّسَنِ وَفُضُوْلِ الْهَذَرِ كَمَانعُوْذُبکَ مِنْ مَعَرَّةِ اللَّكَنِ، وَفُضُوْلِ الْحَصرِ وَنَستَكفِيْ بِكَ الْإِفْتِنَانَ بِإِطْرَاءِ الْمَادِحِ وَإِغْضَاءِ الْمُسَامِحِ كَمَانَستَكْفِيْ بِكَ الْإِنْتِصَابَ لِإِزْرَاءِ الْقَادِحِ وَهَتكِ الْفَاضِحِ وَنَستَغفِرُكَ مِنْ سَوْقِ الشَّهَوَاتِ إِلٰى سُوْقِ الشُّبُهَاتِ.

اعراب لگا کر ترجمہ کریں، خط کشیدہ الفاظ کی لغوی، صرفی تحقیق کریں۔

ترجمہ: (خدایا!) ہم تیری پناہ چاہتے ہیں، زبان زوری کے شر سے اور فضول گوئی کی کثرت سے جیسا کہ ہم آپ سے پناہ چاہتے ہیں لکنت کے عیب اور بندشِ زبان کی رُسوائی سے اور ہم آپ سے کفایت طلب کرتے ہیں تعریف کرنے والے کی مبالغہ آمیز تعریف اور درگزر کرنے والے کی معافی کی وجہ سے فتنہ میں مبتلاء ہونے سے، اسی طرح آپ سے کفایت طلب کرتے ہیں طعنہ زنی کرنے والے کی عیب جوئی اور بدنام کرنے والے کی آبروریزی کا نشانہ بننے سے، اور ہم آپ سے مغفرت طلب کرتے ہیں خواہشات کے شبہات کے بازار کی طرف ہانکنے سے اسی طرح ہم آپ سے مغفرت طلب کرتے ہیں قدموں کے گناہوں کی سرزمین کی طرف منتقل ہونے سے۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

لغوی و صرفی تحقیق:

مَعَرَّة ج معرّات (عیب، گناہ)۔

هذر (س) بے فائدہ باتیں۔

شِرَّۃٌ: بابِ ضرب سے مصدر ہے شَرَّ یَشِرُّ شرارۃً و شَرَّۃً۔

فضوح: فَضَحَ یَفْضَحُ فَضْحًا (ف) بدنام کرنا۔

الْحَصَرُ: حَصِرَ یَحْصَرُ (س) قدرت کے باوجود بولنے سے عاجز ہوجانا۔

اِفْتِنَان: افتنّ یفتنّ افتنانًا باب افتعال سے مصدر ہے معنیٰ ہیں: آزمائش میں مبتلا ہوجانا۔

إطراء: باب افعال سے مصدر ہے معنیٰ ہیں: تعریف میں مبالغہ کرنا۔

إغضاء: باب افعال سے مصدر ہے معنیٰ ہیں عن صلے کے ساتھ چشم پوشی کرنا۔

إزراءٌ: باب افعال سے مصدر ہے معنیٰ ہیں: عیب لگانا۔

ھَتْک: بابِ ضرب سے مصدر ہے معنیٰ ہیں آبروریزی کرنا۔

سَوْق: بابِ نصر سے مصدر ہے (ہانکنا، چلانا)۔

سُوْق ج أَسواق (بازار)۔

سوال: ۲، صفحہ: ۱۲

أَللّٰھُمَّ فَحَقِّقْ لَنَا ھٰذِہِ الْمُنْیَۃَ وَأَنِلْنَا ھٰذِہِ الْبُغْیَۃَ، وَلَاتُضْحِنَا عَنْ ظِلِّکَ السَّابِغِ وَلَاتَجْعَلْنَا مُضْغَۃً لِلْمَاضِغِ، فَقَدْ مَدَدْنَا إِلَیْکَ یَدَ الْمَسْئَلَۃِ، وَبَخَعْنَا بِالْإِسْتِکَانَۃِ لَکَ وَالْمَسْکَنَۃِ وَاسْتَنْزَلْنَا کَرَمَکَ الْجَمَّ وَفَضْلَکَ الَّذِیْ عَمَّ.

عراب لگا کر ترجمہ کیجئے، خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق کیجئے۔

ترجمہ: اے اللہ! ہماری یہ آرزو پوری کرادیجئے اور ہمارا مقصود ہمیں حاصل کرادیجئے، اور ہمیں اپنے گھنے سایہ سے مت نکالیے، اور چبانے والے کے لیے لقمۂ تر مت بنایئے، ہم آپ کے سامنے دستِ سوال دراز کیے ہوئے ہیں، اور ذلت وعاجزی کا اقرار کرچکے ہیں، اور تیرے بے پایاں کرم اور عام وتام فضل کے نزول کے طالب ہیں۔

Website:MadarseWale.blogspot.com

Website:NewMadarsa.blogspot.com

تحقیق الفاظِ مرسومہ:

المنية: ج مُنًى (آرزو)۔

أنِل: امر واحد مذکر حاضر باب افعال سے (حاصل کرانا)۔

السابغ: ج سوابغ (ن) مکمل ہونا۔

ماضِغ: باب فتح سے اسم فاعل (چبانا)

بَخعنَا: جمع متکلم ماضی معروف (ف) اقرار کرنا۔

اِستَكانَة: استفعال سے مصدر ہے (عاجز وذلیل ہونا)۔

المَسكَنَة: مصدر کَرُمَ سے (غریب ومحتاج ہونا)۔

سوال: ۳، صفحہ: ۱۳

ثُمَّ بِالتَّوَسُّلِ بِمُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْبَشَرِ وَالشَّفِيعِ الْمُشَفَّعِ فِي الْمَحْشَرِ، الَّذِيْ خَتَمْتَ بِهِ النَّبِيِّيْنَ وَأَعْلَيْتَ دَرَجَتَهُ فِيْ عِلِّيِّيْنَ، وَوَصَفْتَهُ فِيْ كِتَابِكَ الْمُبِيْنِ، فَقُلْتَ وَأَنْتَ أَصْدَقُ الْقَائِلِيْنَ، وَمَا أَرْسَلْنٰكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ

اعراب لگا کر ترجمہ کریں، عبارت میں مذکور تمام الفاظ کی لغوی، صرفی تحقیق فرما کر مطلب تحریر کریں۔

ترجمہ: پھر جناب محمد عربی ﷺ کے وسیلے سے جو انبیاء کے سردار ہیں، اور ایسے سفارش کار ہیں جن کی سفارش میدانِ محشر میں قبول کی جائے گی جن پر آپ نے نبیوں کے سلسلے کو ختم کیا، اور آپ نے کہا حالانکہ آپ کہنے والوں میں سب سے زیادہ سچے ہیں کہ ہم نے ان کو نہیں بھیجا مگر دنیا والوں کے لئے رحمت بنا کر۔

تحقیق:

التوسل: تفعل سے مصدر (واسطہ بنانا)۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

محمد: حضور ﷺ کا اسمِ گرامی ہے، باب تفعیل کا اسم مفعول (وہ ذات جس کی تعریف کی جائے)۔

سید: صفتِ مشبہ ج سادات (سردار)، (ن) سردار ہونا۔

بشر: انسان، بنی آدم، اس کا اطلاق مفرد جمع مذکر، مؤنث سب پر ہوتا ہے۔

شفیعٌ: صیغۂ مبالغہ ج شفعاء (سفارش کرنے والا) (ف)

المشفّع: اسم مفعول تفعیل سے (سفارش قبول کرنا)۔

المَحشَرُ: اسم ظرف ج مَحاشِر (ن) (جمع کرنے کی جگہ)۔

خَتَمتَ: واحد مذکر حاضر ماضی معروف (ض) ختم کرنا۔

نَبِيٌ: ج أنبیاء (خبر دینے والا) اصطلاحِ شرع میں وہ شخص جو احکامِ خداوندی بندوں تک پہنچائے۔

أعلیت: ماضی معروف واحد مذکر حاضر (افعال) بلند کرنا۔

دَرَجَةٌ ج درَجاتٌ (مرتبہ)۔

عِلیین: جنت کے اعلیٰ ترین مرتبہ کا نام واحد عِلِّیٌّ اسم مبالغہ۔

وَصَفتَ: ماضی معروف کا واحد مذکر حاضر (ض) (صفت بیان کرنا)۔

کتاب بمعنیٰ مکتوب لکھی ہوئی چیز (ن) لکھنا۔

المبین: اسم فاعل (افعال) (واضح کرنا)۔

قلت: ماضی معروف واحد مذکر حاضر (ن) (کہنا)۔

أصدَق: اسم تفضیل (ک) (سچا ہونا)۔

أرسَلنَا: ماضی معروف جمع متکلم افعال سے (بھیجنا)۔

مطلب:

علامہ حریری حضور ﷺ کے وسیلے سے دعاء مانگ رہے ہیں اور حتی الوسع آپ ﷺ کی مدح سرائی فرمارہے ہیں۔

سوال: ۴، صفحہ: ۱۴

فَإِنَّه قَدْ جَرىٰ بِبَعْضِ أَنْدِيَةِ الأَدَبِ الَّذِي رَكَدَتْ فِي هٰذَا الْعَصْرِ رِيحُه وَخَبَتْ مَصَابِيحُه ذِكْرُ الْمَقَامَاتِ الَّتِي ابْتَدَعَهَا بَدِيعُ الزَّمَانِ وَعَلَّامَةُ هَمَدَانِ رحمه الله تعالىٰ وَعَزىٰ إِلىٰ أَبِي الْفَتْحِ الإسْكَنْدَرِيِّ نَشَاءَتَهَا وَإِلىٰ عِيسَى بْنِ هِشَامٍ رِوَايَتَهَا، وَكِلَاهُمَا مَجْهُولٌ لَايُعْرَفُ وَنَكِرَةٌ لَاتَتَعَرَّفُه.

اعراب لگا کر ترجمہ کیجئے، خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق کیجئے۔

ترجمہ: سوواقعہ یہ ہے کہ اس ادب کی بعض مجلسوں میں جس کی ہوا اس زمانے میں اُکھڑ چکی ہے اور جس کے چراغ خمیدہ ہو چکے ہیں ان مقامات کا ذکر چل پڑا جن کو بدیع الزماں علّامہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ نے ایجاد کیا تھا اور اس کے اختراع کو ابوالفتح اسکندری کی طرف اور روایت کو عیسیٰ ابن ہشام کی طرف منسوب کیا تھا وہ دونوں نامعلوم ہیں جن کو جانا نہیں جاسکتا اور ایسے اجنبی ہیں جن کا کوئی تعارف نہیں۔

خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق:

أندية: واحد نادٍ (مجلس) (ن)

ركدت: ماضی معروف واحد مؤنث غائب (ٹھہرنا) نَصَر سے۔

خَبَتْ: ماضی معروف واحد مؤنث غائب (بجھنا) نَصَرَ سے۔

ابتدع: ماضی معروف واحد مذکر غائب (افتعال) ایجاد کرنا۔

عزیٰ: ماضی معروف واحد مذکر غائب (ض) منسوب کرنا۔

نشاءۃ: مصدر (ف) وجود میں لانا۔

لاتتعرّف: واحد مؤنث غائب مضارع معروف (تفعّل) پہچان میں آنا۔

Website:NewMadarsa.blogspot.com

سوال: ۵، صفحہ: ١٦

قَلَّمَا سَلِمَ مِکْثَارٌ وَأُقِیلَ لَهُ عِثَارٌ، فَلَمَّا لَمْ یُسْعِفْ بِالْإِقَالَةِ، وَلَاأَعْفٰی مِنَ الْمَقَالَةِ، لَبَّیْتُ دَعْوَتَهٗ تَلْبِیَةَ الْمُطِیْعِ، وَبَذَلْتُ فِيْ مُطَاوَعَتِهٖ جُهْدَ الْمُسْتَطِیْعِ وَأَنْشَأْتُ عَلٰی مَاأُعَانِیْهِ مِنْ قَرِیْحَةٍ جَامِدَةٍ وَفِطْنَةٍ خَامِدَةٍ وَرَوِیَّةٍ نَاضِبَةٍ وَهُمُوْمٍ نَاصِبَةٍ خَمْسِیْنَ مَقَامَةً.

اعراب لگا کر ترجمہ کریں، خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق لکھیں اور بتائیں کے خَمْسِیْنَ مَقَامَةً ترکیب میں کیا ہے؟

ترجمہ: بہت کم زیادہ بولنے والا محفوظ رہتا ہے اور اس کی غلطیوں کو معاف کیا جاتا ہے، پس جب اس نے معاف کر کے مدد نہیں کی اور نہ اپنے حکم سے چھٹکارا دیا تو میں نے فرمانبردار شخص کی طرح اس کی دعوت پر لبیک کہا اور اس کے فرمان کو انجام تک پہنچانے میں بقدر استطاعت کوشش کی اور میں نے منجمد طبیعت، بجھی ہوئی ذہنیت، مضمحل فکر، تھکا دینے والے غموں میں مبتلا ہونے کے باوجود پچاس مقاموں کو لکھا۔

الفاظ مسوّمہ کی تحقیق:

مکثار: صیغۂ مبالغہ (بہت زیادہ بولنے والا) کثُرَ (ک) بہت ہونا۔

أقِیل: ماضی مجہول واحد مذکّر غائب (افعال) معاف کرنا۔

عِثَار: مصدر (ن، ک) لغزش کھانا۔

لَمْ یُسْعِفْ: مضارع نفی جحد بلم واحد مذکر غائب (افعال) پورا کرنا۔

لاأعفٰی: ماضی معروف واحد مذکر غائب (افعال) معاف کرنا۔

لَبَّیْتُ: ماضی معروف واحد متکلم (تفعیل) لبیک کہنا۔

المطیع: اسم فاعل (افعال) فرمانبرداری کرنا۔

مُطَاوَعَۃ: مصدر (مفاعلۃ) حکم ماننا۔

قریحۃ: ج قرائح (طبیعت)۔

جامدۃ: اسم فاعل (ن) جم جانا۔

فطنۃ: ج فِطَن ذکاوت (ض)۔

خامدۃ: اسم فاعل (ن) بجھنا۔

رَوِیَّۃ ج رَوَایا (غور وفکر کرنا)۔

ناضبۃ: اسم فاعل (ن) خشک ہونا۔

ھُمُوْم واحد ھَمّ رنج وغم۔

ناصِبَۃ: اسم فاعل (ن،ض) تھکا دینا۔

ترکیب:

خَمْسِیْنَ ممیز مَقَامَۃً تمیز، ممیز تمیز سے مل کر مفعول بہ أنشئتُ فعل کا۔

سوال: ۶، صفحہ: ۱۸

وَمَاقَصَدْتُ بِالْإِحْمَاضِ فِیْہِ إِلَّا تَنْشِیطَ قَارِئِیْہِ وَتَکْثِیْرَ سَوَادِ طَالِبِیْہِ، وَ لَمْ أُوْدِعْہُ مِنَ الْأَشْعَارِ الْأَجْنَبِیَّۃِ إِلَّا بَیْتَیْنِ فَذَّیْنِ أَسَّسْتُ عَلَیْھِمَا بِنْیَۃَ الْمَقَامَۃِ الْحُلْوَانِیَّۃِ وَآخَرَیْنِ تَوْأَمَیْنِ ضَمَّنْتُھُمَا خَوَاتِمَ الْمَقَامَۃِ الْکَرْجِیَّۃِ.

عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں، خط کشیدہ الفاظ کی لغوی، صرفی تحقیق کریں اور بتائیں کہ مصنف اس عبارت میں کیا کہنا چاہتے ہیں؟

ترجمہ: اور میں نے اسلوبِ نگارش کی تبدیلی سے اس کے قارئین کو نشاط بخشنے اور اس کے خواہش مندوں کی تعداد بڑھانے کے سوا کسی چیز کا قصد نہیں کیا، اور نہ اس میں پرائے اشعار کو جگہ دی ہے، ہاں! مگر وہ دو الگ الگ اشعار جن پر مقامۂ حلوانیہ

Website:NewMadarsa.blogspot.com

کی بنیاد رکھی ہے اور دو جڑواں اشعار جن کو مقامۂ کرجیہ کے آخر میں ذکر کیا ہے، اور اس کے علاوہ جو کچھ ہے تو میرا ذہن ہی اس کا موجد اور اس کے کڑوے کسیلے کو تراشنے والا ہے۔

لغوی صرفی تحقیق:

الإحماض: مصدر (افعال) کلام کے ایک اسلوب کو چھوڑ کر دوسرا اختیار کرنا۔
تنشیط: مصدر (تفعیل) چست بنانا۔
تکثیر: مصدر) تفعیل) زیادہ کرنا۔
سواد: سیاہی، مرادی معنیٰ بڑی تعداد۔
طالبین: اسم فاعل جمع مذکر نون اضافت کی وجہ سے گر گیا (ن) چاہنا۔
لَمْ أُوْدِعْ: نفی جحد بلم واحد متکلم (افعال) ودیعت کرنا۔
فذَّیْنِ: تثنیہ ہے واحد فَذّ ج افذاذ (ن) الگ تھلگ ہونا۔
أسَسْتُ: ماضی معروف واحد متکلم (تفعیل) بناء ڈالنا۔
بنْیَۃ: عمارت (ض) تعمیر کرنا۔
الحلْوَانیۃ: حلوان شہر کی طرف نسبت ہے جو بغداد کے پاس عراق میں واقع ہے، دوسرے مقامے کا نام ہے۔
توْأَمَیْنِ: تثنیہ، واحد توْأَمٌ آتا ہے بمعنیٰ (جڑواں)۔
الکُرْجیَۃ: پچیسویں مقامے کا نام ہے، جو منسوب کیا گیا ہے مقامِ کرج کی جانب جو اصفہان اور ہمدان کے درمیان مشہور شہر ہے۔

سوال: ۷، صفحہ: ۲۰

وَأَرْجُوْ أَنْ لَاأَکُوْنَ فِيْ هٰذَا الْهَذَرِ الَّذِيْ أَوْرَدْتُهٗ وَالْمَوْرِدِ الَّذِيْ تَوَرَّدْتُهٗ کَالْبَاحِثِ عَنْ حَتْفِهٖ بِظِلْفِهٖ وَالْجَادِعِ مَارِنَ أَنْفِهٖ بِکَفِّهٖ فَأُلْحَقَ بِالْأَخْسَرِيْنَ

Website:MadarseWale.blogspot.com

أَعْمَالًا، الَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا.

اعراب لگا کر ترجمہ کریں، خط کشیدہ الفاظ کی لغوی، صرفی تحقیق کریں، پھر فألحق الخ کی ترکیب کریں۔

ترجمہ: اور میں اُمید کرتا ہوں کہ اس غیر ضروری کلام کو پیش کرنے اور اس مقام پر وارد ہونے میں اس شخص کی طرح نہیں ہوں گا جو خود ہی اپنی موت کو تلاش کرتا ہے اور اپنے ہی ہاتھوں اپنے ناک کے بانسے کو کاٹتا ہے کہ پھر مجھے اعمال کے اعتبار سے سب سے زیادہ خسارے والوں کے ساتھ لاحق کر دیا جائے جن کی جدّ وجہد دنیوی زندگی میں اَکارَت ہو کر رہ گئی اور وہ بزعم خود نہایت عمدہ افعال انجام دینے والے تھے۔

خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق:

الھذر: مصدر (س) کلام کا بے فائدہ ہونا۔

الباحث: اسم فاعل (ف) تلاش کرنا۔

حتف ج حُتُوْف (موت)۔

ظِلف ج اظلاف (گائے یا بکری کے گھر)۔

جادع: اسم فاعل (ف) ناک کاٹنا۔

مَارن ج موارن ناک کا بانسہ۔

أَنْف ج أُنُوْف (ناک)۔

ترکیب:

فاء عاطفہ أُلْحِقَ فعل مجہول ضمیر مستتر نائب فاعل باء حرفِ جار الاخسرین صیغہ اسمِ

تفضیل ضمیر اِس میں ممیز اعمالًا تمیز، ممیز تمیز سے مل کر الأخسرِین کا فاعل، اسمِ تفضیل اپنے فاعل سے مل کر عطفِ بیان الذین اسم موصول ضلَّ فعل، سَعْیُھُمْ میں ھُمْ ضمیر ذوالحال فِي الحیوۃ الدنیا جار مجرور متعلق ضل فعل کے، و حالیہ ھُمْ ضمیر مبتداء یحسبون فعل با فاعل أنَّ حرفِ مشبّہ بالفعل ھم ضمیر أن کا اسم یحسِنُوْنَ فعل با فاعل صُنعًا مفعول بہٖ، فعل فاعل مفعول بہٖ سے مل کر أنَّ کی خبر پھر جملہ ہو کر یَحسبُوْنَ مفعول بہٖ پھر یحسنون پورا جملہ مل کر خبر، مبتداء خبر سے مل کر حال سَعْیھم کی ھم ضمیر سے، حال ذوالحال سے مل کر مضاف الیہ پھر مرکب اضافی فاعل ضلَّ، پھر ضل فعل فاعل متعلق سے مل کر مبین، عطف بیان مبین سے مل کر باء حرفِ جر کا مجرور، جار مجرور متعلق اُلْحَقَ کے، فعلِ مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملۂ فعلیہ خبریہ ہوا۔

سوال: ۸، صفحہ: ۲۱

عَلٰی أَنِّیْ وَإِنْ أَغْمَضَ لِي الْفَطِنُ الْمُتَغَابِيْ وَ نَضَحَ عَنِّی الْمُحِبُّ الْمُحَابِيْ، لَاأَکَادُ أَخْلُصُ مِنْ غُمْرٍ جَاهِلٍ أَوْ ذِيْ غِمْرٍ مُتَجَاهِلٍ، یَضَعُ مِنِّيْ لِهٰذَا الْوَضْعِ، وَیَنْدَدُ بِأَنَّهٗ مِنْ مَنَاهِي الشَّرْعِ.

اعراب لگا کر ترجمہ کریں اور مطلب بیان کریں۔ خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق لکھئے اور بتائیے کہ المتغابي اور المحابي اعرابی اعتبار سے کس حالت میں ہیں انکا اعراب لفظی ہے یا تقدیری۔

ترجمہ: اس کے باوجود اگرچہ صرفِ نظر کرے مجھ سے دانستہ کند ذہن بننے والا سمجھدار اور میرا دفاع کرے مخلص دوست تو بھی میں نجات نہیں حاصل کر سکوں گا ناتجربہ کار کم علم شخص سے اور تجاہل برتنے والے کینہ پرور سے جو اس تالیف کی بناء پر میری پگڑی اُچھالے گا اور یہ مشہور کرے گا کہ یہ ممنوعاتِ شرع میں سے ہے۔

Website:MadarseWale.blogspot.com

الفاظِ مخطوطہ کی تحقیق:

أغمض: ماضی معروف واحد مذکر غائب (افعال) چشم پوشی کرنا۔

الفطن: صفتِ مشبّہ (س) سمجھ دار ہونا۔

المتغابي: اسم فاعل (تفاعل) ناسمجھ بننا۔

نَضَحَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب (ف) دفاع کرنا۔

المحب: اسم فاعل (افعال) محبت کرنا۔

المحابي: اسم فاعل (مفاعلة) مدد کرنا۔

متجاهل: اسم فاعل (تفاعل) جان بوجھ کر جاہل بننا۔

مناهی: واحد مَنْهِيٌ اسم مفعول (ف) روکنا۔

المحابي، المتغابي حالتِ رفعی میں ہیں اور ان کا اعراب تقدیری ہے، اسلئے کہ غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم کا اعراب حالتِ رفعی اور نصبی میں تقدیری ہوتا ہے۔

سوال: ۹، صفحہ: ۲۴

لَمَّا اقْتَعَدْتُ غَارِبَ الْإِغْتِرَابِ وَأَنْأَتْنِي الْمَتْرَبَةُ عَنِ الْأَتْرَابِ، طَوَّحَتْ بِيْ طَوَائِحُ الزَّمَنِ إِلٰى صَنْعَاءِ الْيَمَنِ، فَدَخَلْتُهَا خَاوِيَ الْوِفَاضِ، بَادِيَ الْأَنْفَاضِ لَاأَمْلِكُ بُلْغَةً، وَلَاأَجِدُ فِيْ جِرَابِيْ مُضْغَةً.

اعراب لگا کر ترجمہ کیجئے، خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق کیجئے۔

ترجمہ: جب میں نے سفر کے کاندھے کو سواری بنایا اور تنگدستی نے مجھے ہمجولیوں سے دور کر دیا، اور حوادث زمانہ نے صنعاء یمن کی طرف لا پھینکا، تو میں اس میں داخل اس حال میں ہوا کہ توشہ دان خالی تھا، فقر و فاقہ جھلک رہا تھا، میں ضرورت کی کسی چیز کا مالک نہ تھا اور نہ ہی میرے تھیلے میں کوئی کھانے کی چیز تھی۔

الفاظ مرسومہ کی تحقیق:

غارب ج غوارب (کندھا)۔

أنأت: واحد مؤنث غائب ماضی معروف (افعال) دُور کرنا۔

الأتراب: واحد تِرْب (ہمجولی)۔

بلغۃ: ج بُلَغٌ ضرورت بھر چیز۔

مُضْغَۃٌ: ج مُضَغ لقمہ (ف) چبانا۔

سوال: ١٠، صفحہ: ٢٩

أَیُّهَا السَّادِرُ فِيْ غُلَوَائِہٖ، السَّادِلُ ثَوْبَ خُیَلَائِہٖ الْجَامِحُ فِيْ جَهَلَاتِہٖ، الْجَانِحُ إِلٰی خُزَعْبِلَاتِہٖ إِلامَ تَسْتَمِرُّ عَلٰی غَیِّکَ وَتَسْتَمْرِءُ مَرْعٰی بَغْیِکَ؟ وَحَتَّامَ تَتَنَاهٰی فِيْ زَهْوِکَ، وَلَا تَنْتَهِيْ عَنْ لَهْوِکَ.

اعراب لگا کر ترجمہ کریں، خط کشیدہ الفاظ کی لغوی صرفی تحقیق کریں، حتّام سے آخر تک ترکیب لکھئے۔

ترجمہ: اے اپنی غلط روِش پر بے باک ہو جانے والے، اپنے دامنِ غرور کو دراز کرنے والے، اپنی ناواقفیت میں بے مہار ہو جانے والے، اپنی خرافات میں مست ہو جانے والے! تو کب تک اپنی بے راہ روی پر ڈٹا رہے گا، اپنے ظلم کی چراگاہ کو پسند کرتا رہے گا اور کب تک اپنے غرور کی حدوں کو تجاوز کرتا رہے گا اور اپنے لہو و لعب سے باز نہیں آئے گا۔

Website:NewMadarsa.blogspot.com

لغوی صرفی تحقیق:

السادر: اسم فاعل (س) بے پرواہ ہونا۔

غلواء: مستیِ شباب۔

السائل: اسم فاعل (ن) کیچڑ اٹکانا۔

خیلاء: اتراہٹ۔

الجامح: اسم فاعل (ف) بے لگام ہونا۔

الجانح: اسم فاعل (ف) مائل ہونا۔

خزعبلات: واحد خزعبلة (بے ہودگیاں)۔

تستمِرُّ: واحد مذکر حاضر مضارع معروف (استفعال) برقرار رہنا۔

تستمرء: واحد مذکر حاضر مضارع معروف (استفعال) پسند کرنا۔

تتناهی: مضارع معروف واحد مذکر حاضر (تفاعل) حد کو پہنچنا۔

زهو: مصدر (ن) اترانا۔

لهو: (ن) کھیلنا، فضول کام کرنا۔

حتّام ظرف مقدّم تتناهی فعل کا أنت ضمیر اس کا فاعل فِي زهوك متعلّق فعل، فاعل متعلق اور ظرف مقدم سے مل کر جملہ ہوا، و لا تنتهي عن لهوك، فعل فاعل متعلق۔

سوال: ١١، صفحہ: ٣١

هَلاّ انتَهَجتَ مَحَجَّةَ اهتِدائِكَ، وَعَجّلتَ مُعالَجَةَ دائِكَ، وَفَلَلْتَ شَباةَ اَعتِدائِكَ، وَقَدَعتَ نَفسَكَ فَهِيَ اَكبَرُ أَعدائِكَ، أَمَا الحِمامُ مِيعادُكَ فَما إِعدادُكَ، وَبِالمَشيبِ إِنذارُكَ، فَما أَعذارُكَ وَفِي اللَّحدِ مَقِيلُكَ، فَما قِيلُكَ، وَإِلَى اللهِ مَصِيرُكَ فَمَن نَصِيرُكَ.

اعراب لگا کر ترجمہ کریں، خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق لکھیں۔

ترجمہ: تو اپنے ہدایت کے راستے پر کیوں نہ گامزن ہوا، اور تو نے اپنی بیماری کے علاج میں عجلت کیوں نہ کی، اور اپنے ظلم کی حدت کو کیوں نہ کم کیا، اور اپنے نفس پر

قابو کیوں نہ پایا، حالانکہ وہ تیرا سب سے بڑا دشمن ہے، کیا تیری موت کا وقت مقرر نہیں ہے، پس تیری کیا تیاری ہے، اور بڑھاپے کے ذریعے تجھے ڈرایا گیا پس تیرے کیا عذر ہیں، اور قبر تیری خواب گاہ ہے تو تیرے پاس کیا جواب ہے، اور اللہ ہی کے پاس تجھے لوٹنا ہے سو کون تیرا مددگار ہوگا؟

الفاظ مسوّمہ کی تحقیق:

انتھَجتَ: ماضی معروف واحد مذکر حاضر (افتعال) طریقہ اختیار کرنا۔

مَحَجَّة: اسم ظرف (ن) قصد وارادہ کرنا۔

معالجة: مصدر (مفاعلۃ) علاج کرنا۔

داءٌ ج ادواءٌ بیماری (س) بیمار ہونا۔

فَلَلْتَ: ماضی معروف واحد مذکر حاضر (ن) کند کرنا۔

شباۃ ج شبوات دھار۔

اعتداءٌ: مصدر (افتعال) زیادتی کرتی۔

قَدَعتَ: ماضی معروف واحد مذکر حاضر (ف) روکنا۔

الحمام: موت۔

اعداد: مصدر (افعال) تیار کرنا۔

المشیب: مصدر میمی (ض) بال سفید ہونا۔

اعذار واحد عذر (معذرت)۔

مقیل: اسم ظرف (ض) دوپہر کو آرام کرنا۔

مصیر: اسم ظرف (ض) لوٹنا۔

سوال: ۱۲، صفحہ: ۳۲

طالما أیقظکَ الدَّھرُ فتناعستَ، وَجَذَبکَ الوعظُ فتقاعستَ،

Website:MadarseWale.blogspot.com

وَتَجلَّتْ لَکَ الْعِبَرُ فَتَعَامَیْتَ وَحَصْحَصَ لَکَ الْحَقُّ فَتَمَارَیْتَ، وَأذْکَرَکَ الْمَوْتُ فَتَنَاسَیْتَ، وَأمْکَنَکَ أنْ تُوَاسِيَ فَمَا اٰسَیْتَ.

اعراب لگا کر ترجمہ کریں، خط کشیدہ کلمات کی لغوی صرفی تحقیق کریں، طالما میں ما کیسا ہے یہ بتاتے ہوئے عبارت کی تشریح کریں۔

ترجمہ: زمانے نے تجھ کو بارہا جگایا مگر تجھ پر نیند سوار رہی اور پند و نصائح نے تجھے جھنجھوڑا لیکن تو پیچھے ہٹتا رہا اور عبرتیں تجھ پر واضح ہوئیں مگر تو اندھا بنا رہا اور حقائق روشن ہوئے سو تو شک کرتا رہا، اور موت نے تجھے یاددہانی کرائی مگر تو بھلا بیٹھا، اور غمخواری کے مواقع ہاتھ آئے مگر تو نے غمخواری نہ کی۔

لغوی، صرفی تحقیق:

أَیقَظ: ماضی معروف وحد مذکر غائب (افعال) جگانا۔

الدھر ج دُھور (زمانہ)۔

تناعست: واحد مذکر حاضر ماضی معروف (تفاعل) نیند ظاہر کرنا۔

جذب: ماضی معروف واحد مذکر غائب (ض) کھینچنا۔

تقاعست: ماضی معروف واحد مذکر حاضر (تفاعل) پیچھے ہٹنا۔

تجلّت: واحد مؤنث غائب ماضی معروف (تفعیل) ظاہر ہونا۔

العبر: واحد عِبْرَۃ نصیحت آمیز چیزیں۔

تعامیت: ماضی معروف واحد مذکر حاضر (تفاعل) اندھا بننا۔

حصحص: واحد مذکر غائب ماضی معروف (فعللۃ) واضح ہونا۔

تماریت: واحد مذکر حاضر ماضی معروف (تفاعل) شک میں پڑنا۔

تناسیتَ: ماضی معروف واحد مذکر حاضر (تفاعل) بھول جانا۔

تواسي: واحد مذکر حاضر مضارع معروف (مفاعلۃ) اظہارِ ہمدردی کرنا۔

مطلب:

طالما کے اندر ما مصدریہ ہے اور آگے والا فعل مصدر کی تاویل میں ہو کر طال کا فاعل ہے۔ اس عبارت میں ابوزید سروجی اپنے بلیغ کلام اور چٹ پٹے انداز سے لوگوں کو ترکِ دنیا پر اُبھار رہا ہے اور فکرِ آخرت کی دعوت دے رہا ہے۔

سوال: ۱۳، صفحہ: ۳۴

تَأْمُرُ بِالْعُرْفِ وَتَنْهِكُ حِمَاهُ، وَتَحْمِيْ عَنِ النُّكْرِ وَلَاتَتَحَامَاهُ وَتُزَحْزِحُ عَنِ الظُّلْمِ ثُمَّ تَغْشَاهُ، وَتَخْشَى النَّاسَ وَاللهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشَاهُ: ثُمَّ أَنْشَدَ

تبًّا لطالبِ دُنیا اثنٰی إلیہ انصِبابہ

مَا یستفیقُ غَرامًا بھا وفرطَ صَبابہ

ولو دَرٰی لکفاہ مِمّا یرُوْمُ صُبابہ

اعراب لگا کر ترجمہ کریں، مطلب تحریر کریں، خط کشیدہ کلمات کی لغوی، صرفی تحقیق کریں۔

ترجمہ: تو نیکی کا حکم دیتا ہے اور خود اس کی چادر کو تار تار کر دیتا ہے اور ظلم سے لوگوں کو روکتا ہے جبکہ خود کر گزرتا ہے، اور لوگوں سے خوف کھاتا ہے حالانکہ اللہ ہی اس بات کا مستحق ہے کہ اس سے خوف کیا جائے، پھر اس نے یہ اشعار کہے

"تباہی ہو اس طالب دنیا کے لیے جو اپنی توجّہ دنیا کی جانب مرکوز کرتا ہے۔ فرطِ محبت اور شدتِ عشق کی بنا پر ہوش میں نہیں آتا۔ اور وہ اگر دنیا کی حقیقت جان لیتا تو قلیل مقدار پر اکتفاء کرتا"۔

Website:NewMadarsa.blogspot.com

مطلب:

مذکورہ بالا عبارت میں ابوزید سروجی اپنی مقفّٰی عبارات سے سامعین کو جاہ طلبی اور دنیا پروری سے بیزار کرنے کی کوشش کررہا ہے۔

لغوی،صرفی تحقیق:

العرف ج أعراف صیغہ صفت (احسان،نیکی)۔

تنتہک: واحد مذکر حاضر مضارع معروف (افتعال) بے عزتی کرنا۔

حمٰی: حدود، چراگاہ۔

تحمي: واحد مذکر حاضر مضارع معروف (ض) بچانا۔

لاتتحامٰی: واحد مذکر حاضر مضارع معروف (تفاعل) بچنا۔

تُزَحزِح: مضارع معروف واحد مذکر حاضر (فعللۃ) باز رکھنا۔

تغشٰی: واحد مذکر حاضر مضارع معروف (س) چھاجانا۔

ثنٰی: واحد مذکر غائب ماضی معروف (ض) پھیرنا۔

انصباب: مصدر (انفعال) پانی بہنا۔

یستفیق: واحد مذکر غائب مضارع معروف (استفعال) ہوش میں آنا۔

صَبابۃ: مصدر (س) فریفتہ ہونا۔

ضبابۃ: ج ضبابات (ہر شئ کی معمولی مقدار)۔

سوال: ۱۴، صفحہ: ۳۵

ثُمَّ إنَّہٗ لَبَّدَ عَجَاجَتَہٗ وَغَیَّضَ مُجَاجَتَہٗ وَاعْتَضَدَ شَکْوَتَہٗ، وَتَأَبَّطَ ھِرَاوَتَہٗ، فَلَمَّا رَنَتِ الْجَمَاعَۃُ إِلٰی تَحَفُّزِہٖ، وَرَأَتْ تَأَھُّبَہٗ لِمُزَایَلَۃِ مَرْکَزِہٖ، أَدْخَلَ کُلٌّ مِنْھُمْ یَدَہٗ فِيْ جَیْبِہٖ وَأَفْعَمَ لَہٗ سَجْلًا مِنْ سَیْبِہٖ.

Website:MadarseWale.blogspot.com

اعراب لگا کر ضمائر مرجع ظاہر کرتے ہوئے ترجمہ کریں، خط کشیدہ کلمات کی لغوی، صرفی تحقیق کریں۔

ترجمہ: پھر اس نے (ابوزید نے) اپنے زور بیان کو کم کیا اور لعابِ دہن کو سمیٹا، اپنے مشکیزے کو بازو سے لگایا اور عصا بغل میں لیا چنانچہ جب لوگوں نے اس کی تیّاری کو دیکھا اور اپنی جگہ سے روانگی کے ارادے کو بھانپا تو ان میں سے ہر ایک نے اپنا ہاتھ اپنی جیب میں ڈالا اور اپنے عطیات سے اس (ابوزید) کے چنبل کو پُر کر دیا۔

خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق

لَبَّدَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب (تفعیل) پانی سے تر کرنا۔

عَجاجة: ج عَجَاج گردوغبار۔

مُجاجة بمعنیٰ مَمْجُوج (ن) رال ٹپکانا۔

شَکْوة: ج شکوات (مشکیزہ)۔

تَأَبَّط: ماضی معروف واحد مذکر غائب (تفعل) بغل میں لینا۔

هِراوة: ج هراوی (لاٹھی)۔

رَنت: ماضی معروف واحد مؤنث غائب (ن) لگاتار دیکھنا۔

تحَفّز: مصدر (تفعّل) سمٹ کر بیٹھنا۔

تأهب: مصدر (تفعّل) تیاری کرنا۔

مزایلة: مصدر (مفاعلة) الگ ہونا۔

مرکز: اسم ظرف ج مراکز (ن) زمین میں گاڑنا۔

جیب ج جیوب (جیب)۔

سَجلاً: ج سجولا (چنبل)۔

سوال: ۱۵، صفحہ: ۳۶

قَالَ الحَارِثُ ابنُ هَمَّامٍ: فَاتَّبَعْتُهُ مُوَارِيًا عَنْهُ عِيَانِي وَقَفَوْتُ إِثْرَهُ مِنْ حَيثُ لَايَرَانِي حَتَّى انْتَهَى إِلَى مَغَارَةٍ فَانْسَابَ فِيهَا عَلَى غَرَارَةٍ فَأَمْهَلْتُهُ رَيْثَمَا خَلَعَ نَعْلَيهِ وَغَسَلَ رِجْلَيهِ.

اعراب لگا کر ترجمہ کریں، خط کشیدہ کلمات کی لغوی، صرفی تحقیق کریں، عبارت کا مطلب واضح کریں۔

ترجمہ: حارث ابن ہمام کہتے ہیں میں اس کے پیچھے چل پڑا اپنی ذات کو اس سے پوشیدہ رکھتے ہوئے اور اس کے نشاناتِ قدم پر چلا اس طرح کہ وہ مجھے نہ دیکھ سکے حتّٰی کہ وہ ایک غار پر پہنچا اور اپنے ماسوا سے بےخبر تیزی سے اس میں داخل ہو گیا پھر میں نے اسے اتنا موقع دیا کہ وہ اپنے جوتے اُتار کر پیروں کو دھلے۔

Website:MadarseWale.blogspot.com

مطلب: گردشِ ایام نے جب حارث ابن ہمام کو صنعاء یمن میں پہنچا دیا تو دن بھر ٹھوکریں کھانے کے بعد بالآخر وہ اصفرارِ شمس کے وقت ایک ایسی مجلس میں پہنچ گئے جس میں ایک شخص نہایت بلیغ کلام اور اچھوتے اُسلوب میں لوگوں سے خطاب کر رہا تھا، چنانچہ جب وہ اپنے خطاب سے فارغ ہو کر ٹھکانے کی طرف چل پڑا تو حارث ابن ہمام بھی اس کے پیچھے ہو لئے یہاں تک کہ اس کا سفر مختصر ایک غار پر پہنچ کر تمام ہوا اور یہ بھی اسی کے پیچھے پیچھے وہاں تک پہنچ گئے، مذکورۃ الذکر عبارت میں حارث ابن ہمام نے اپنے اس مختصر سفر کی کیفیات ذکر کی ہیں۔

الفاظِ مسوّمہ کی لغوی تحقیق:

مواریًا: اسم فاعل (مفاعلۃ) پوشیدہ رکھنا۔

عیان: مصدر (مفاعلۃ) آنکھوں سے پوشیدہ کرنا، مرادی ترجمہ: ذات۔

قَفَوْتُ: ماضی معروف واحد متکلم (ن) نشانِ قدم پر چلنا۔

إثْر: ج اثار (نشانِ قدم)۔

انساب: ماضی معروف واحد مذکر غائب (انفعال) تیز دوڑنا۔

غوارۃِ: مصدر (ن) بے خبر رکھنا۔

ریثما: ریثٌ وقت کی ایک خاص مقدار، ما مصدریہ ترجمہ ہوگا: اتنی دیر کہ

خلَعَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب (ف) جوتے اُتارنا۔

نَعْلَیْن: تثنیہ ہے واحد نَعْلٌ جوتا، چپل اضافت کی وجہ سے نون گر گیا۔

سوال: ۱۶، صفحہ: ۳۷

فَزَفَرَ زَفْرَۃَ الْقَیْظِ وَکَادَ یَتَمَیَّزُ مِنَ الْغَیْظِ، وَلَمْ یَزَلْ یُحَمْلِقُ إِلَيَّ، حَتّٰی خِفْتُ أَنْ یَسْطُوَ عَلَيَّ، فَلَمَّا أَنْ خَبَتْ نَارُہٗ وَتَوَارٰی أُوَارُہٗ، أَنْشَدَ:

لَبِسْتُ الْخَمِیْصَۃَ وَأَبْغِی الْخَبِیْصَۃَ

وَأَنْشَبْتُ شِصِّيْ فِيْ کُلِّ شِیْصَۃٍ

اعراب لگا کر ترجمہ کریں، خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق کریں، شعر کی نحوی ترکیب کریں۔

ترجمہ: پھر اس نے جوشیلے انداز میں سانس بھرا قریب تھا کہ مارے غصّے کے پھٹ پڑے، اور مسلسل مجھے تیز نظروں سے دیکھتا رہا تھا حتّٰی کہ میں ڈر گیا کہ کہیں مجھ پر دھاوا نہ بول دے، پھر جب اس کا غصہ سرد ہو گیا اور لپٹ دھیمی پڑ گئی تو اس نے فی البدیہ کہا: ''میں نے دھاری دار چادر اوڑھی ہے حلوہ مانڈھا تلاش کرنے کے لئے اور میں نے

اپنا کانٹا ہر چھوٹی مچھلی پر ڈال دیا"۔

زَفَرَ: (ض) ماضی معروف واحد مذکر غائب، لمبا سانس لینا۔

القیظ: ج اقیاض حرارت۔

غیظ: مصدر (ض) غصہ دلانا۔

یحملِق: واحد مذکر غائب مضارع معروف (فعللۃ) گھورنا۔

یسطو: واحد مذکر غائب مضارع معروف (ن) حملہ کرنا۔

خبَتْ: واحد مؤنث غائب ماضی معروف (ن) بجھنا۔

أوار ج أُوَر (آگ)۔

الخمیصۃ: ج خمائص سرخ دھاری دار چادر۔

الخبیصۃ ج خبائص کھجور اور بالائی سے تیار کیا ہوا حلوہ۔

شِصّ ج شصوص (کانٹا)۔

لَبِسْتُ فعل با فاعل، الخمیصۃ مفعول بہ، پھر جملہ ہو کر معطوف علیہ ابْغِيْ فعل با فاعل، الخبیصۃ مفعول بہ جملہ ہو کر معطوف، أنشَبْتُ فعل با فاعل شِصِّي مفعول بہ، في کل شیصۃ جار مجرور متعلّق انشب کے۔

سوال: ۱۷، صفحہ: ۴۴

فَكُنْتُ بِهِ أَجْلُوْ هُمُوْمِيْ وَأَجْتَلِيْ
زَمَانِيْ طَلْقَ الْوَجْهِ مُلْتَمِعَ الضِّيَا
أَرٰى قُرْبَهُ قُرْبِيْ وَمَغْنَاهُ غُنْيَةً
وَرُؤْيَتَهُ رِيًّا وَمَحْيَاهُ لِيْ حَيَا

وَلَبِثْنَا عَلٰى ذٰلِكَ بُرْهَةً يُنْشِئُ لِيْ كُلَّ يَوْمٍ نُزْهَةً وَيَذْرَأُ عَنْ قَلْبِيْ شُبْهَةً إِلٰى أَنْ جَدَحَتْ لَهُ يَدُ الْإِمْلَاقِ كَأْسَ الْفِرَاقِ.

Website:MadarseWale.blogspot.com

اعراب لگا کر ترجمہ کریں، خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق کریں، یہ عبارت جس مقامے سے لی گئی ہے اس کا خلاصہ بھی تحریر کریں۔

ترجمہ: میں اس کے ذریعے اپنے غموں کو زائل کرتا اور اپنے زمانے کو پُرلطف و تابناک محسوس کرتا، جبکہ اس سے قرب کو قرابت اور اس کے ٹھکانے کو غنیمت اس کے دیدار کو سیرابی اور اس کی زندگی کو شادابی جانتا تھا۔

ایک مدت اسی طرح گزر گئی کہ وہ میرے لئے تفریح کے نئے نئے سامان فراہم کرتا اور میرے دل میں آنے والے شبہات کو رفع کرتا آخر کار تنگدستی نے اس کے لئے جامِ فراق گھول دیا۔

لغوی، صرفی تحقیق:

هموم: واحد هَمّ (غم)۔

طلق: صیغہ صفت ج أطلاق (کِھلا ہوا)۔

وجه ج وُجوه (چہرہ)۔

مُلْتَمِعْ: اسم فاعل (افتعال) چمکنا۔

ضیاء: ج أَضواء (روشنی)

رِيًّا: مصدر (س) سیراب کرنا۔

نزهة: ج نُزَهْ (تفریح)

یذرأ: واحد مذکر غائب مضارع معروف (ف) زائل کرنا۔

جدحت: واحد مؤنث غائب ماضی معروف (ف) گھولنا۔

الإملاق: مصدر (افعال) مفلس ہونا۔

فراق: مصدر (مفاعلة) جدا ہونا۔

Website:NewMadarsa.blogspot.com

خلاصۂ مقامہ:

حارث ابن ہمام کہتے ہیں: جب میں نے ہوش سنبھالا تو مجھے علمِ ادب میں مہارت حاصل کرنے اور اس کی مجلسوں پر چھا جانے کا شوق سوار ہوا، چنانچہ اسی سلسلے میں حلوان جانا ہوا تو وہاں ابوزید سروجی سے ملاقات ہوگئی اور میں اس کے ساتھ رہنے لگا اور اس سے علمی استفادہ میں لگ گیا، پھر کیا تھا وہ ہر روز میرے لئے نئی نئی علمی موشگافیاں چھوڑتا، اور میرے اشکالات کو چٹکیوں میں حل کر دیتا۔ میں نے بھی اسی موقع کو غنیمت جانا اور تَن، مَن، دَھن سے جُٹا رہا، حتّٰی کہ ابوزید مالی مسائل سے عاجز آ کر اچانک عراق چھوڑنے کا ارادہ کر بیٹھا اور یوں ہمارے درمیان جدائی پڑ گئی، مجھے اس بات کا بہت افسوس ہوا اور اس کے بچھڑ جانے کے بعد اس جیسا کوئی ساتھی میسر نہ آسکا، دن، ہفتے، ہفتے، مہینوں اور مہینے سالوں میں تبدیل ہو گئے اور ایک مدت گزر گئی، ایک روز میں کتب خانے میں بیٹھا مطالعہ میں مشغول تھا کہ ایک پراگندہ حال شخص اس کتب خانے میں داخل ہوا اور کونے میں بیٹھ گیا، وہاں بڑے بڑے اہلِ علم اور اُدباءِ عرب موجود تھے، وہ ان میں سے ایک سے مخاطب ہوا اور بولا کہ تم کس کتاب کا مطالعہ کر رہے ہو؟ اس نے کہا کہ معروف شاعر ابو عبادہ کا دیوان دیکھ رہا ہوں، پراگندہ حال شخص نے پوچھا کوئی شعر اس میں سے تم کو بھایا اس نے کہا: ہاں! پھر ایک شعر سنایا جس میں دانتوں کو موتیوں سے تشبیہ دی گئی تھی، ابوزید اس تشبیہ کو معمولی قرار دے کر علمِ ادب کے ضیاع پر تاسف کا اظہار کرنے لگا۔

پھر دو شعر سنائے جو اس طرح کی تشبیہات اور استعارات سے بھرے پڑے تھے، حاضرین نے اس شعر کی تخلیق کی بابت دریافت کیا، جب اس نے ان کی نسبت اپنی جانب کی تو لوگ اس کی ظاہری حالت دیکھ کر اس کے دعویٰ پر یقین کے لئے تیار نہ ہوئے چنانچہ اس کے سامنے ایک شعر پیش کیا گیا اور اس کی طرح پر پڑھنے کو کہا گیا، اس نے فی البدیہ اسی طرح پر دو شعر کہہ کر حاضرین کو اپنی اُنگلیاں منہ میں دَبانے پر مجبور کر دیا۔

حارث کہتے ہیں: کہ اب جو میں نے اسے غور سے دیکھا تو وہ تو ہمارا شیخ سروجی تھا۔

میں حیران رہ گیا پھر میں نے اس سے پوچھا جنابِ والا یہ اس طرح کی ہیئت کیوں بنا رکھی ہے؟ تو اس نے چند اشعار کہے جن کا خلاصہ یہ تھا کہ حوادثِ زمانہ نے مجھے اس زبوں حالی تک پہنچا دیا ہے۔

سوال:۱۸، صفحہ:۴۶

وَ اسْتَسَرَّ عَنِّي حِيْنًا لَا أَعْرِفُ لَهُ عَرِيْنًا لَا أَجِدُ عَنْهُ مُبِيْنًا، فَلَمَّا أَبْتُ مِنْ غُرْبَتِيْ إِلٰى مَنْبَتِ شُعْبَتِيْ حَضَرْتُ دَارَ كُتُبِهَا الَّتِيْ هِيَ مُنْتَدَى الْمُتَأَدِّبِيْنَ وَ مُلْتَقَى الْقَاطِنِيْنَ مِنْهُمْ وَ الْمُتَغَرِّبِيْنَ، فَدَخَلَ ذُوْ لِحْيَةٍ كَثَّةٍ وَهَيْئَةٍ رَثَّةٍ، فَسَلَّمَ عَلَى الْجُلَّاسِ وَ جَلَسَ فِيْ أُخْرَيَاتِ النَّاسِ.

اعراب لگا کر ترجمہ کیجیے، خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق کیجیے، ضمائر کے مراجع ظاہر کیجیے۔

ترجمہ: ایک مدّت تک وہ مجھ سے پوشیدہ رہا، میں نہ اس کے ٹھکانہ سے واقف تھا، نہ اس کی کوئی خبر رسانی کرنے والا مجھے مہیا تھا، چنانچہ جب میں سفر سے وطن کی جانب واپس ہوا تو میں اس لائبریری میں پہنچا جو ادباء کی اجتماع گاہ اور اہلیانِ شہر و مسافرین کی جائے ملاقات تھی، (تو میں نے دیکھا) کہ ایک گھنی داڑھی والا پراگندہ حال شخص داخل ہوا اور حاضرینِ مجلس کو سلام کیا، اور لوگوں کے اخیر میں بیٹھ گیا۔

حکایت کے راوی حارث بن ہمام ہیں، اور جن کے بارے میں حکایت بیان کی جارہی ہے وہ ابوزید سروجی ہے ضمائر کے مراجع اسی اعتبار سے ازخود متعین کرلیں، اور واضح رہے کہ ذُو لحيةٍ كثّةٍ سے مراد بھی ابوزیر سروجی ہے۔

لغوی صرفی تحقیق:

اِسْتَسَرَّ: واحد مذکر غائب ماضی معروف (استفعال) پوشیدہ رہنا۔

أُبْتُ: واحد متکلم ماضی معروف (ن) لوٹنا۔

مَنبَتُ: اسم ظرف (ن) پیدا ہونے کی جگہ۔

منتدی: اسم ظرف (افتعال) مجلس میں جمع ہونا۔

المتأدبین: اسم فاعل (تفعل) مہذب بننا۔

ملتقی: اسم ظرف (افتعال) ملنا۔

المتغربین: اسم فاعل (تفعل) سفر کرنا۔

كَثَّةٍ: صیغہ صفت ج کثاث (گھنی)۔

رثّة: صیغہ صفت ج رثاث (پراگندہ)۔

الجلاس: واحد جَالِس (بیٹھنے والا)۔

اخریات: اسم تفضیل جمع مؤنث واحد أخریٰ (آخر)۔

سوال: ۱۹، صفحہ: ۴۷

فَقَالَ لِمَنْ يَلِيْهِ مَاالْكِتَابُ الَّذِيْ تَنْظُرُ فِيْهِ فَقَالَ دِيْوَانُ أَبِيْ عُبَادَةَ الْمَشْهُوْدُ لَهُ بِالْإِجَادَةِ، فَقَالَ هَلْ عَثَرْتَ لَهُ فِيْمَا لَمَحْتَهُ عَلٰى بَدِيْعٍ اسْتَمْلَحْتَهُ، فَقَالَ: نَعَمْ قَوْلُهُ

كَأَنَّمَا يَبْسِمُ عَنْ لُؤْلُؤٍ ۞ مُنَضَّدٍ أَوْ بَرَدٍ أَوْ أَقَاحٍ، فَإِنَّهُ ابدع فِي التَّشْبِيْهِ الْمُوْدَعِ فِيْهِ۔

Website:MadarseWale.blogspot.com

اعراب لگا کر ترجمہ کریں، مطلب لکھیں، اور شعر میں لؤلؤ وغیرہ سے کس چیز کو تشبیہ دی گئی ہے، اور بتائیے یہ شعر علّامہ حریری کا ہے یا کسی اور کا؟

ترجمہ: تو اس نے اپنے مجلس کے پڑوسی سے کہا کہ آپ کس کتاب کے مطالعے میں مشغول ہیں تو اس نے کہا دیوانِ ابو عبادہ جس کی ثنا خوانی برزبان ہے، تو اس نے کہا کہ کیا تم اپنے مطالعہ شدہ حصّے میں کسی ایسی نادر بات پر مطلع ہوئے جس سے تم نے لذت حاصل کی ہو، تو اس نے کہا: ہاں اس کا قول: (ترجمہ) یہ محسوس ہوتا ہے

کہ وہ موتیوں کی لڑی، اولوں یا گلِ بابونہ سے مسکراتی ہے۔ کیونکہ شاعر نے ودیعت کردہ تشبیہات کے ذریعے ایک نیا انداز اختیار کیا ہے۔

مطلب:

ابوزید سروجی ایک روز پراگندہ حالت کے ساتھ ادباء کی مجلس میں حاضر ہوا اور ایک طرف بیٹھ گیا، تھوڑی دیر گزرنے کے بعد اپنے پڑوسی سے پوچھا آپ کس کتاب کا مطالعہ فرما رہے ہیں، تو اس نے کہا ابوعبادہ کا دیوان ہے جس کی طلاقت و بلاغت مسلّم ہے، پھر ابوزید نے پوچھا کہ آپ اس کے کسی انوکھے شعر سے متاثر ہوئے ہیں اس نے کہا ہاں پھر اس نے ایک شعر سنایا جس کو ابوعبادہ نے عجیب و غریب تشبیہات کے ذریعے محلّٰی کر رکھا ہے۔

شعر مذکور میں موتی، اولے، اور گلِ بابونہ سے محبوبہ کے دانتوں کو تشبیہ دی ہے، اور مذکورہ شعر ابوعبادہ بحتری کی تخلیق ہے۔

سوال: ۲۰، صفحہ: ۵۳

وَأَقْبَلَتْ یَوْمَ جَدَّ الْبَیْنُ فِيْ حُلَلٍ
سُوْدٍ تَعَضُّ بَنَانَ النَّادِمِ الْحَصِرِ
فَلَاحَ لَیْلٌ عَلٰی صُبْحٍ أَقَلَّهُمَا
غُصْنٌ وَضَرَّسَتِ الْبَلُّوْرُ بِالدُّرَرِ

اعراب لگا کر ترجمہ کریں، خط کشیدہ کلمات کی تحقیق لکھیں۔

ترجمہ: یوم فراق میں سیاہ پوشاک زیب تن کئے ہوئے وہ اس حال میں سامنے آئی کہ حسرت زدہ نادم شخص کی طرح اپنی اُنگلیاں دانتوں میں دبائے ہوئے تھی، پس صبح پر رات اس طرح ظاہر ہوئی کہ ایک ٹہنی ان دونوں کو اُٹھائے ہوئے تھی اور اس نے بلوری انگلیوں کو موتیوں کے مانند دانتوں سے دبا رکھا تھا۔

کلماتِ مخططہ کی تحقیق:

جدّ: واحد مذکر غائب ماضی معروف (ض) واقع ہونا۔

بَیْنٌ: مصدر (ض) جدا ہونا۔

حُلل: واحد حُلَّۃٌ (پوشاک)۔

سود: سیاہ۔

تعض: واحد مؤنث غائب (ن) دانتوں سے دبانا۔

بنان: واحد بنانۃ (انگلیوں کا پورا)۔

أقلھما: أقلّ اسم تفضیل (ض) کم ہونا، ھُما ضمیر تثنیہ غائب۔

ضَرَّسَتْ: واحد مؤنث غائب ماضی معروف (تفعیل) داڑھ سے کاٹنا۔

Website:NewMadarsa.blogspot.com

سوال: ۲۱، صفحہ: ۶۲

قَالَ الحَارِثُ بنُ هَمَّامٍ: فَأَوَیتُ لِمَفَاقِرِہٖ، وَلَوَیتُ إِلٰی اسْتِنبَاطِ فِقَرِہٖ، فَأَبرَزْتُ دِینَارًا، وَقُلْتُ لَہٗ اِخْتِبَارًا إِنْ مَدَحْتَہٗ نَظْمًا فَھُوَ لَکَ حَتْمًا، فَانْبَرٰی یُنْشِدُ فِي الْحَالِ مِنْ غَیرِ اِنْتِحَالٍ.

اعراب لگا کر ترجمہ کریں، خط کشیدہ کلمات کی لغوی صرفی تحقیق کریں، عبارت کا مطلب واضح کریں۔

ترجمہ: حارث ابن ہمام نے کہا: مجھے اس کی زبوں حالی پر رحم آ گیا اور میں نے اس کے جملے اخذ کرنے کی ٹھان لی، پس میں نے ایک دینار نکالا اور اس سے بغرض آزمائش کہا: کہ اگر تو اس کی تعریف میں نظم کہے تو یقیناً یہ تیرا ہے، چنانچہ فوراً ہی بغیر چوری کئے برجستہ یہ اشعار کہتا ہوا آگے بڑھا۔

مطلب:

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حارث ابن ھمام اپنے دوستوں کے ساتھ مجلس میں بیٹھے ہوئے گپ شپ میں مشغول تھے اتنے میں ایک فقیر آیا اور نہایت فصیح انداز اور عمدہ لہجے میں اپنی احتیاج اور فقر کو پیش کیا، حارث کہتے ہیں کہ اس کی بدحالی پر میری رَگِ سخاوت پھڑک اُٹھی اور اس کے الفاظ و انداز سے بھی میں متأثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا، چنانچہ میں نے اس سے کہا کہ اگر تو دینار کی شان میں چند اشعار کہے تو ایک دینار یقیناً تیرا ہے۔

لغوی، صرفی تحقیق:

أوَیتُ: ماضی معروف واحد متکلم (ض) رحم کھانا۔

مفاقر: واحد فَقْرٌ (ک) مفلس ہونا۔

لویت: واحد متکلم ماضی معروف (ض) مائل ہونا۔

استنباط: مصدر (استفعال) اخذ کرنا۔

فِقَز: واحد فِقْرَۃ (جملہ)

أبْرَزْتُ: واحد متکلم ماضی معروف (افعال) ظاہر کرنا۔

اختبار: مصدر (افتعال) جانچنا۔

انبریٰ: ماضی معروف واحد مذکر غائب (انفعال) آگے بڑھنا۔

ینشد: واحد مذکر غائب مضارع معروف (افعال) شعر پڑھنا۔

انتحال: مصدر (افتعال) دوسرے کے کلام کو اپنی طرف منسوب کرنا۔

سوال: ۲۲، صفحہ: ۶۳

أکْـرِمْ بِـہٖ أصْـفَرَ رَاقَـتْ صَـفْرَتُہٗ

جَـوَّابَ آفَـاقٍ تَرَامَـتْ سَـفْرَتُہٗ

مَأثُورَةٌ سُمْعَتُهُ وَشُهْرَتُهُ
قَدْ أُوْدِعَتْ سِرَّ الْغِنَى أَسِرَّتُهُ
وَقَارَنَتْ نَجْحَ الْمَسَاعِيْ خَطْرَتُهُ
وَحُبِّبَتْ إِلَى الْأَنَامِ غُرَّتُهُ

اعراب لگا کر ترجمہ کریں مطلب لکھیں، خط کشیدہ الفاظ کی لغوی، صرفی تحقیق کریں۔

ترجمہ: کتنا معزز ہے یہ سنہرا ہے اور اس کا طلائی رنگ خوب بھاتا ہے۔
سارے جہاں میں گھومتا ہے بہت زیادہ سفر کرتا ہے،
اس کی شہرت اور تذکرہ برزبانِ عام وخاص ہے،
مالداری کا راز اس کے نقوش میں ودیعت کردہ ہے،
اس کی حرکت سے کوششیں کامیابی میں تبدیل ہوجاتی ہیں،
اس کی چمک دمک مخلوق کے نزدیک محبوب بنادی گئی ہے۔

Website:NewMadarsa.blogspot.com

مطلب

مطلب وضاحت کے ساتھ سوال نمبر ۱۵ کے تحت گزر چکا۔ بس اس میں اتنا سمجھئے کہ اس فقیر نے دینار کی تعریف میں جو اشعار کہے تھے انہیں میں سے چند اس سوال میں مذکور ہیں۔

الفاظ مخطوطہ کی لغوی صرفی تحقیق:

راقتْ: واحد مؤنث غائب ماضی معروف (ن) خوشنما ہونا۔

جوّاب: صیغہ مبالغہ (ن) سیر وسیاحت کرنا۔

آفاق: واحد أفق (جہان)

ترامت: واحد مؤنث غائب مضارع معروف (تفاعل) پھیلا ہوا ہونا۔

مأثورة: اسم مفعول (ن،ض) نقل کرنا۔

أُودعت: ماضی مجہول واحد مؤنث غائب (افعال) ودیعت کرنا۔

أَسرَۃ: واحد سرار (نقوش، دھاریاں)۔

قارنت: واحد مؤنث غائب ماضی معروف (مفاعلۃ) ملانا۔

نَجْخ: مصدر (ف) کامیاب ہونا۔

المساعِي: واحد مسعی مصدر میمی (ف) کوشش کرنا۔

غُرَّۃ ج غرر (چمک)۔

سوال: ۲۳، صفحہ: ۶۴

وَإنْ تَفَانَتْ أَوْ تَوَانَتْ عِتْرَتُہُ

یَا حَبَّذَا نُضَارُہُ وَنَضْرَتُہُ

وَحَبَّذَا مَغَانَتُہُ وَنُصْرَتُہُ

کَمْ آمِرٍ بِہٖ اسْتَتَبَّتْ إِمْرَتُہُ

وَمُتْرَفٍ لَوْلَاہُ دَامَتْ حَسْرَتُہُ

وَجَیْشِ ھَمٍّ ھَزَمَتْہُ کَرَّتُہُ

اعراب لگا کر ترجمہ کریں، خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق کریں، آخری شعر کی

Website:NewMadarsa.blogspot.com

ترکیب لکھیں۔

ترجمہ: اگرچہ اس کا گنبد ختم ہو چکا ہو یا کمزور پڑ گیا ہو،

کیا ہی خوب ہے اس کا طلاء اور اس کا حسن

اور کیا ہی عمدہ ہے اس کی منفعت اور مدد

کتنے ہی حکمرانوں کی سلطنت اسی سے قائم ہوئی

اور کتنے ہی تعیش پرست اگر وہ نہ ہوتا تو ان کی حسرت اُدھوری رہ جاتی

اور کتنے ہی غموں کے لشکر ہیں جنہیں اسی کی تھیلی نے شکست سے دوچار کر دیا۔

الفاظِ مخطّطہ کی تحقیق:

تَفَانَت: واحد مؤنث غائب ماضی معروف (تفاعل) فنا ہونا۔

توانت: واحد مؤنث غائب ماضی معروف (تفاعل) کمزور پڑ جانا۔

عترۃ: خاندان۔

نُضَار: خالص سونا، واحد نضرۃ۔

نَضْرَة: مصدر (ک) تروتازہ ہونا۔

مغانۃ: مصدر میمی (س) مالدار ہونا۔

نضرۃ: مصدر (ن) مدد کرنا۔

اسْتَتَبَّتْ: واحد مؤنث غائب ماضی معروف (استفعال) جم جانا۔

مُترفٍ: اسم مفعول (افعال) عیش پرست بنانا۔

جَيْش: ج جیوش (لشکر)۔

هَمّ: ج هُمُوْم (رنج وغم)

هزمَتْ: واحد مؤنث غائب ماضی معروف (ض) شکست دینا۔

کرۃ: پے در پے حملہ کرنا۔

سوال: ۲۴، صفحہ: ٦٥

ثُمَّ بَسَطَ يَدَهُ بَعْدَ مَا أَنْشَدَهُ وَقَالَ: أَنْجَزَ حُرٌّ مَا وَعَدَ وَسَحَّ خَالٌ إِذَا رَعَدَ. وَنَبَذْتُ الدِّيْنَارَ إِلَيْهِ، وَقُلْتُ خُذْهُ غَيْرَ مَأْسُوْفٍ عَلَيْهِ، فَوَضَعَهُ فِي فِيْهِ، وَقَالَ بَارِكِ اللّٰهُمَّ فِيْهِ ثُمَّ شَمَّرَ لِلْإِنْثِنَاءِ بَعْدَ تَوْفِيَةِ الثَّنَاءِ.

اعراب لگا کر ترجمہ کریں، خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق کریں، ضمائر کے مراجع واضح کریں۔

ترجمہ: پھر اس نے اشعار پڑھنے کے بعد اپنے ہاتھ پھیلائے اور بولا شریف

النسل آدمی اپنا وعدہ وفا کرتا ہے، اور بادل جب گرجتا ہے تو برستا بھی ہے، پھر میں (حارث بن ھمام) نے یہ کہتے ہوئے دینار اس کی طرف بڑھایا کہ اسے بغیر پچھتاوے کے لے لو تو اس (ابوزید) نے دینار کو اپنے منھ میں ڈال لیا، اور کہنے لگا: اللہ اس (دینار) میں برکت دے، پھر وہ بھرپور انداز میں مدح سرائی کے بعد واپسی کے لئے مُڑ گیا۔

Website:MadarseWale.blogspot.com

خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق کریں:

انشد: واحد مذکر غائب ماضی معروف (افعال) اشعار گانا۔

انجز: واحد مذکر غائب ماضی معروف (افعال) وعدہ وفا کرنا۔

سَحَّ: ماضی معروف واحد مذکر غائب (ن) بادل کا برسنا۔

خَالٍ: اسم فاعل (س) گمان کرنا۔

رعد: ماضی معروف، واحد مذکر غائب (ف) گرجنا۔

نبذت: واحد متکلم ماضی معروف (ض) پھینکنا۔

ماسُوفٍ: اسم مفعول (ض) رنجیدہ ہونا۔

وَضَعَ: واحد مذکر غائب ماضی معروف (ف) رکھنا۔

فیہ: ہٖ ضمیر مجرور متصل فِي اس کی اصل فَمٌ ہے بمعنی منھ۔

شَمَّرَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب (تفعیل) آمادہ ہونا۔

الانثناء: مصدر (انفعال) لوٹنا۔

تَوْفیۃ: مصدر (تفعیل) پورا حق دینا۔

سوال: ۲۵، صفحہ: ۶۵

فَنَشَأَتْ لِيْ مِنْ فُکَاھَتِہٖ نَشْوَۃُ غُرَامٍ سَھَّلَتْ عَلَيَّ ائْتِنَافَ اغْتِرَامٍ فَجَرَّدْتُ لَہٗ دِیْنَاراً آخَرَ، وَقُلْتُ لَہٗ اخْتِبَاراً، ھَلْ لَکَ فِيْ أَنْ تَذُمَّہٗ ثُمَّ تَضُمَّہٗ، فَأَنْشَدَ مُرْتَجِلًا، وَشَدَا عَجِلًا۔

اعراب لگا کر ترمہ کریں، خط کشیدہ الفاظ کی لغوی صرفی تحقیق لکھیں۔

ترجمہ: اس کی برجستہ گوئی نے میرے اوپر ایسا نشہ طاری کر دیا جس سے مجھ پر مزید بخشش آسان ہو گئی، چنانچہ میں نے اس کو دوسرا دینار دکھایا اور کہا: کیا تیری خواہش ہے کہ تو اس (درہم) کی مذمت کرے، پھر اسے بھی لے لے، تو اس نے فی البدیہ تیزی کے ساتھ اشعار پڑھنے شروع کیے۔

لغوی صرفی تحقیق:

نشأَتْ: واحد مؤنث غائب ماضی معروف (ف) پیدا ہونا۔

فکاھۃ: ج فکاھات (تفریحی بات)۔

غُرام: عشق ومحبت۔

ائتناف: مصدر (افتعال) از سر نو کوئی کام کرنا۔

جرّدت: واحد متکلم ماضی معروف (تفعیل) علیحدہ کرنا۔

تذم: واحد مذکر حاضر مضارع معروف (ن) تنقید کرنا۔

مرتجلا: اسم فاعل (افتعال) برجستہ کلام کرنا۔

سوال: ۲۶، صفحہ: ۶۶

تَبًّا لَـهُ مِـنْ خَـادِعٍ مُمَـاذِقٍ

أَصْـفَرَ ذِيْ وَجْهَيْـنِ كَالْمُنَـافِقِ

يَبْـدُوْ بِوَصْـفَيْنِ لِعَيْـنِ الْوَامِـقِ

زِيْنَـةِ مَعشُـوْقٍ، وَلَـوْنِ عَاشِـقٍ

وَحُبُّهُ عِنْدَ ذَوِي الْحَقَائِقِ

يَـدْعُوْ إِلَـى ارْتِكَابِ سُخْطِ الْخَالِقِ

لَـــوْ لَاہُ لَــمْ تُقْطَـــعْ یَمِیْـــنُ سَـــارِقٍ

وَلَا بَـــدَتْ مَظْلَمَـــۃٌ مِـــنْ فَاسِـــقٍ

اعراب لگا کر ترجمہ کریں، خط کشیدہ الفاظ کی لغوی صرفی تحقیق لکھ کر مطلب تحریر کریں۔

ترجمہ: نہایت بُرا ہے وہ دینار جو دھوکے باز ملمع ساز ہے، سنہرے رنگ کا ہے اور منافق کی طرح دوغلا ہے، خواہش مند کے پاس دو کیفیتوں میں ظاہر ہوتا ہے، معشوق کی سی زینت اور عاشق کی سی رنگت میں، اور اصحابِ نظر کے نزدیک اس کی محبت خالق دوجہاں کی نافرمانی کے ارتکاب کا سبب ہے۔ اور اگر اس کا وجود نہ ہوتا تو چور کا داہنا ہاتھ نہ کاٹا جاتا اور نہ کسی فاسق سے گناہ صادر ہوتا۔

خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق:

تَبًّا: مصدر (ض) ہلاک ہونا۔

خادع: اسم فاعل (ف) دھوکہ دینا۔

مُمَاذق: اسم فاعل (مفاعلۃ) کسی کے ساتھ جھوٹی دوستی کرنا۔

یبدو: واحد مذکر غائب مضارع معروف (ن) ظاہر ہونا۔

الوامق: اسم فاعل (حسب) محبت کرنا۔

سَخط: مصدر (س) ناراض کرنا۔

یمین: داہنا۔

مظلِمَۃٌ: ج مظالم (ض) ظلم کرنا۔

مطلب:

مذکورہ بالا عبارت میں ابوزید سروجی حارث ابن ہمام کی ایماء پر دینار کی مذمت میں

Website:MadarseWale.blogspot.com

اشعار کہہ رہے ہیں۔

شروع کے دوشعروں میں اس کے دوغلے پن، منافقت اور دھوکے بازی دلچسپ پیرائے میں بیان کی ہے اور کہا ہے کہ وہ اپنے مالک کے لئے کبھی مخلص نہیں رہا، آج اس کے پاس موجود ہے اور فائدہ پہنچارہا ہے تو کل اس سے جدا ہوکر کسی دوسرے کو نفع پہنچائے گا، پھر اس کے بعد تیسرے شعر میں کہا ہے کہ صاحبِ بصیرت لوگوں کا کہنا ہے کہ دنیا میں تمام گناہوں کی جڑ اور فتنوں کی بنیاد یہی ہے جیسا کہ واضح ہے، پھر چوتھے شعر میں اس کی نظیر پیش کرتے ہوئے کہا کہ مثلاً: اگر وہ نہ ہوتا تو کوئی چوری نہ کرتا، اور جب چوری نہ ہوتی تو اس کی سزا بھی نہ دی جاتی، کسی کے ہاتھ نہ کاٹے جاتے، اور اسی طرح نہ کوئی گناہ گار دوسرے گناہ کرتا۔

سوال: ۲۷، صفحہ: ۱۷

اَلْمَقَامَةُ الرَّابِعَةُ الدِّمْيَاطِيَّة، أَخْبَرَ الْحَارِثُ ابْنُ هَمَّامٍ قَالَ، ظَعَنْتُ إِلٰى دِمْيَاطِ عَامَ هِيَاطٍ وَمِيَاطٍ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ مَرْمُوْقُ الرَّخَاءِ مَوْمُوْقُ الْإِخَاءِ أَسْحَبُ مَطَارِفَ الثَّرَاءِ، وَأَجْتَلِي مَعَارِفَ السَّرَاءِ، فَرَافَقْتُ صَحْبًا قَدْ شَقُّوْ عَصَا الشِّقَاقِ، وَارْتَضَعُوْا أَفَاوِيْقَ الْوِفَاقِ.

اعراب لگا کر ترجمہ کریں، مطلب تحریر کریں، مقامہ کی تعریف لکھ کر بتائیں حارث ابن ہمام کون ہے، خط کشیدہ الفاظ کی لغوی صرفی تحقیق کریں۔

ترجمہ: چوتھا مقامہ دمیاطیہ، حارث ابن ہمام نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ جس سال بے چینی واضطراب کا دور دورہ تھا، میں دمیاط کی جانب کوچ کر گیا، میں اس وقت نہایت خوش حال تھا اور میرے ساتھ دوستی پسند کی جاتی تھی، اور میں مال وزر کی چادریں گھسیٹتا تھا، اور خوشی کے چہرے دیکھتا تھا، چنانچہ میں نے ایسے ساتھیوں کی معیت اختیار کی جنہوں نے اختلافات کو جڑ سے اُکھاڑ پھینکا تھا، اور اتحاد کا خالص دودھ پی رکھا تھا۔

دمیاط: ملک مصر کا ایک شہر جو بحر شور کے کنارے ہے۔

ھیاط: مصدر (مفاعلۃ) شور و غل کرنا۔

میاط: مصدر (مفاعلۃ) زائل کرنا، مرادی معنیٰ دھینگا مشتی۔

مرموق: اسم مفعول (ن) نگاہ ڈالنا۔

مومُوق: اسم مفعول (حسب) محبت کرنا۔

الاخاء: مصدر (مفاعلۃ) بھائی بندی سے رہنا، أخایؤ اخي مؤاخاۃ و إِخاءً.

مطارف: واحد مِطرف (خوشنما دھاری دار چادر)

معارف: واحد معرف (شناسا)۔

رافقت: واحد متکلم ماضی معروف ساتھ ہونا، ساتھ رہنا۔

الوفاق: حاصل مصدر (مفاعلۃ) اتفاق کرنا۔

حارث ابن ہمام ایک فرضی کردار ہے جس کی جانب علامہ حریری نے اپنے مقاموں میں واقعات کی روایت کو منسوب کیا ہے، چنانچہ حارث کہتے ہیں کہ جس سال لڑائی جھگڑا، مار پیٹ زوروں پر تھی اس سال میں شہر دمیاط گیا، اور میں اس وقت اصحابِ اثریاء میں شمار کیا جاتا ہوں بہت سے لوگ مجھ سے تعلّقات بنانے کی خواہش کرتے تھے، اور میرے اس وقت چند ساتھی بھی تھے جن کے درمیان قطعاً کسی قسم کا کوئی اختلاف بالکل نہ پایا جاتا تھا، گویا کہ انہوں نے اتحاد و اتفاق کے نسخے کو گھونٹ کر کے پی لیا تھا۔

سوال: ۲۸، صفحہ: ۷۳

فَلَمَّا حَلَّهَا الْخَلِيطُ وَهَدَا بِهَا الأَطِيطُ وَالْغَطِيطُ سَمِعْتُ صَيِّتًا مِنَ الرِّجَالِ، يَقُوْلُ لِسَمِيْرِهٖ فِي الرِّحَالِ، كَيْفَ حُكْمُ سِيْرَتِكَ مَعَ جِيْلِكَ وَجِيْرَتِكَ، فَقَالَ: أَرْعَى الْجَارَ وَلَوْ جَارَ، وَأَبْذُلُ الْوِصَالَ لِمَنْ صَالَ، وَاحْتَمِلُ الْخَلِيطَ وَلَوْ أَبْدَى التَّخْلِيطَ.

Website:MadarseWale.blogspot.com

اعراب لگا کر ترجمہ کریں، خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق لکھیں۔

ترجمہ: پس جب رفقاء وہاں مقیم ہو گئے، اونٹوں اور خراٹوں کی آواز رُک گئی تو میں نے ایک بلند آواز والے شخص کو سنا جو اپنے شبینہ ہم کلام سے کہہ رہا تھا جبکہ وہ (ہم کلام) کجاوے میں تھا، کہ اپنے رفقاء اور پڑوسیوں سے تیرے برتاؤ کا کیا طریقۂ کار ہے، تو اس نے کہا: میں پڑوسی کا خیال رکھتا ہوں اگرچہ وہ زیادتی کرے، میں حملہ آور کے ساتھ تعلقات جوڑنے کی کوشش کرتا ہوں، اور دوست کو نباہتا ہوں اگرچہ دغا بازی کرے۔

لغوی، صرفی تحقیق:

حَلَّ: معروف واحد مذکر غائب (ن) اُترنا۔

هَدا: ماضی معروف واحد مذکر غائب (ف) ٹھہرنا۔

أطيط: حاصل مصدر اونٹوں کی آواز (ض) اونٹ کا بولنا۔

غطيط: حاصل مصدر خراٹے (ض) خراٹے لینا۔

سمير: اسم فاعل کے معنیٰ میں ج سمراءُ (ن) قصہ رات میں کہنا۔

سيرة: ج سِيَر عادت۔

جيل: ج أجيال (ہم عصر)۔

جيرة: واحد جار (پڑوسی)۔

أرعى: واحد متکلم مضارع معروف) (ف) خیال رکھنا۔

أبذل: واحد متکلم مضاع معروف (ن) خرچ کرنا۔

صال: واحد مذکر غائب ماضی معروف (ن) حملہ کرنا۔

أحتمل: واحد متکلم مضارع معروف (افتعال) نباہ کرنا۔

التخليط: مصدر (تفعیل) فریب دہی کرنا۔

سوال:۲۹، صفحہ:۷۶

فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ وَيْكَ يَابُنَيَّ، إِنَّمَا يُضَنُّ بِالضَّنِينِ وَيُنَافَسُ فِي الثَّمِينِ، لٰكِنْ أَنَا لَا آتِي غَيْرَ الْمُوَاتِي، وَلَا أَسِمُ الْعَاتِي بِمُرَاعَاتِي، وَلَا أُصَافِي مَنْ يَأْبَى إِنْصَافِي، وَلَا أُوَاخِي مَنْ يُلْغِي الْأَوَاخِي وَلَا أُمَالِي مَنْ يُخَيِّبُ آمَالِي، وَلَا أُبَالِي بِمَنْ صَرَمَ حِبَالِي وَلَا أُدَارِي مَنْ جَهِلَ مِقْدَارِي.

اعراب لگا کر ترجمہ کریں، خط کشیدہ الفاظ کی لغوی، صرفی تحقیق کریں، صاحب کا مصداق تحریر کریں۔

ترجمہ: تو اس کے ساتھی نے اس سے کہا: بیٹا! تجھ پر حیرت ہے، بخیل سے تو بخل ہی کیا جاتا ہے، اور بیش قیمت چیز کے حصول میں آگے بڑھا جاتا ہے، لیکن میں ناموافق شخص کے قریب نہیں پھٹکتا، اور سرکش کے ساتھ رعایت کا معاملہ نہیں کرتا اور جو میرے انصاف کا منکر ہوتا ہے اسے سچا دوست نہیں بناتا اور جو رشتۂ اخوت کو منقطع کر دیتا ہے اسے بھائی نہیں بناتا اور جو میری توقعات پر پورا نہیں اُترتا اس کی مدد سے ہاتھ کھڑے کر دیتا ہوں۔ اور قطع تعلق کرنے والے کی پرواہ نہیں کرتا اور جسے میری قدر و منزلت کا علم نہیں ہوتا اسے خاطر میں نہیں لاتا۔

Website:NewMadarsa.blogspot.com

لغوی صرفی تحقیق:

ویک: وَيْ برائے استعجاب کاف خطاب، ویک کے معنیٰ ہوئے: (تجھ پر حیرت ہے)۔

يُضَنُّ: واحد مذکر غائب مضارع مجہول (س) نہایت بخل کرنا۔

ينافس: واحد مذکر غائب مضارع مجہول (مفاعلة) آگے بڑھنا۔

المؤاتي: اسم فاعل: واتا يواتي مواتاة (مفاعلة) موافقت کرنا۔

العاتي: اسم فاعل (ن) سرکشی کرنا۔

لا اصافي: واحد متکلم مضارع معروف (مفاعلۃ) خالص دوستی کرنا۔

یابی: واحد مذکر غائب مضارع معروف (ف) انکار کرنا۔

أواخي: واحد متکلم مضارع معروف (مفاعلۃ) بھائی بنانا۔

أمالی: واحد متکلم مضارع معروف (مفاعلۃ) مدد کرنا۔

أمالي: واحد أمَل (اُمید)۔

أداری: واحد متکلم مضارع معروف دل جوئی کرنا (مفاعلۃ)۔

صاحب سے مراد ابوزید سروجی ہے۔

سوال: ۳۰، صفحہ: ۸۷

سَمَرْتُ بِالْکُوفَۃِ فِيْ لَیلَۃٍ أَدِیمُھا ذُو لَوْنَینِ، وَقَمَرُھا کَتَعْوِیذٍ مِنْ لُجَینٍ مَعَ رُفْقَۃٍ غُذُوْا بِلِبَانِ الْبَیانِ وَسَحَبُوْا عَلٰی سَحْبَانَ ذَیلَ النِّسْیانِ۔

اعراب لگا کر ترجمہ کریں، خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق کریں، یسحبُوْا کی ضمیر کا مرجع متعین کرکے النسیان تک ترکیب کریں۔

ترجمہ: میں کوفہ کے اندر محو کلام تھا ایک ایسی رات میں جس کی چمڑی دورنگی تھی، اور اس کا چاند نقرئی تعویذ کی طرح تھا چند ایسے رفقاء کے ساتھ کہ جن کی فصاحت کے دودھ سے پرورش کی گئی تھی اور جنھوں نے سحبان وائل کو نسیاً منسیاً کرکے رکھ دیا تھا۔

تحقیق الفاظ مرسومہ:

سَمَرْتُ: واحد متکلم ماضی معروف (ن) قصہ کہانی کہنا۔

أَدِیم: ج أدَم (چمڑا)۔

لُجَین: چاندی کا ٹکڑا۔

رُفقة: ج رُفَق (ساتھیوں کی جماعت)۔

غُذُوا: ماضی مجہول جمع مذکر غائب (ن) غذا دینا۔

سَحَبُوا: ماضی معروف جمع مذکر غائب (ف) پردہ ڈالنا۔

Website:NewMadarsa.blogspot.com

ترکیب:

سحبوا کی ضمیر کا مرجع رُفقة ہے۔

سَحَبُوا فعل با فاعل، علی سَحُبان، جار مجرور متعلق سحبوا فعل کے، ذَیْلَ النسیان مرکب اضافی مفعول بہ، فعل فاعل مفعول بہ متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

سوال: ۳۱، صفحہ: ۸۸

یـا أهْـلَ ذَا الْمَغْنــى وُقِيْتُـمْ شَـرًّا

وَلَا لَقِيْتُــمْ مَــا بَقِيْتُمْ ضُـرًّا

قَــدْ دَفَــعَ اللَّيْــلُ الَّذِيْ اكْفَهَــرَّا

إِلَــى ذَرَاكُــمْ شَــعِثًا مُغْبَــرًّا

أَخَــا سِــفَارٍ طَــالَ وَاسْــبَطَرَّا

حَتّٰى انْثَنـــى مُحْقَوْقِفًـــا مُصْــفَرًّا

اشعار پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں، خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق لکھیں، پہلے شعر کی نحوی ترکیب کرتے ہوئے بتائیں کہ محقوقفاً مصفراً منصوب کیوں ہے، محقوقفا، مصفرًّا

ترجمہ: اے اصحابِ خانہ تم ہر برائی سے محفوظ رہو، تادمِ آخر کسی برائی سے تمہارا واسطہ نہ پڑے، سیاہ ترین شب نے تمہارے صحن خانہ کی طرف ایک ایسے شخص کو دھکیلا

ہے جو پراگندہ حال غبار آلود اور نہایت طویل مسافت کا مسافر ہے حتیٰ کہ اس کی کمر جھک گئی اور رنگ زرد پڑ گیا۔

لغوی صرفی تحقیق:

اَلْمَغْنٰی: اسم ظرف ج مغان۔ مکان (س) مقیم ہونا۔

اکفھرّا: واحد مذکر غائب ماضی معروف (افعیلال) رات کا راتیک ہونا۔

ذریٰ: ج اذریۃ (صحن خانہ)

شعثًا: صفتِ مشبّہ پراگندہ حال (س) پراگندہ حال ہونا۔

مغبرّا: اسم فاعل (افعلال) گرد آلود ہونا۔

اسبطرّا: واحد مذکر غائب ماضی معروف (افعیلال) دراز ہونا۔

محقوقفًا: اسم فاعل (افعیعال) کُبڑا ہونا۔

مُصفرّا: اسم فاعل (افعلال) زرد ہونا۔

ترکیب:

یا، قائم مقام أدعُو فعل کے أھْل ذا المغنی مرکب اضافی مفعول بہ أدْعُو فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ ہو کر نداء، و قیتُم فعل مع نائب فاعل شرًّا مفعول بہ فعل اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ ہو کر معطوف علیہ، لَا، نافیہ لقیتم فعل با فاعل ضرًّا مفعول بہ مَا مصدریہ بمعنیٰ مادام، دام فعل مصدر کے معنیٰ میں مضاف بقیتُم فعل با فاعل مضاف الیہ مضاف، مضاف الیہ سے مل کر ظرف ہوا لقیتُم فعل کا، فعل فاعل مفعول بہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ، معطوف سے مل کر جوابِ نداء، نداء جوابِ نداء سے مل کر جملہ ندائیہ انشائیہ ہوا۔

محقوقفًا اور مصفرًّا یہ دونوں حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہیں۔

سوال: ۳۲، صفحہ: ۹۰

فَلَمَّا خَلَبَنَا بِعُذُوبَةِ نُطْقِهِ وَعَلِمْنَا مَاوَرَاءَ بُرْقِهِ اِبْتَدَرْنَا فَتْحَ الْبَابِ، وَتَلَقَّيْنَاهُ بِالتَّرْحَابِ وَقُلْنَا لِلْغُلَامِ، هَيِّأْ، هَيِّأْ، هَلُمَّ مَاتَهَيَّأَ، فَقَالَ الضَّيْفُ، وَالَّذِي أَحَلَّنِي ذَرَاكُمْ، لَاتَلَمَّظْتُ لِقِرَاكُمْ أَوْ تَضْمَنُوْا لِيْ أَنْ لَاتَتَّخِذُوْا نِيْ أَكْلًا.

اعراب لگا کر ترجمہ کریں، خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق لکھیں، هَلُمَّ اور هَيِّأْ، اسم ہیں کہ فعل، واضح کریں۔

Website:MadarseWale.blogspot.com

ترجمہ: جب اس (ابوزید) نے اپنے شیریں کلام کے ذریعے ہمیں گرویدہ بنالیا، اور ہم نے اس کی بجلی کے پشت پر کی چیز کو پہچان لیا، تو جلدی سے دروازہ کھولنے کے لئے بڑھے، اور استقبالیہ انداز میں اس سے ملے: اور ہم نے غلام سے کہا: جو کچھ تیار ہو جلدی سے حاضر کردو، تو مہمان نے کہا: قسم اس ذات کی جس نے مجھے تمہارے مکان پر پہنچایا، میں تمہارا کھانا چکھوں گا بھی نہیں حتّٰی کہ تم اس بات کی ذمہ داری لو کہ مجھے تم لوگ بوجھ نہیں بناؤ گے۔

الفاظ مرسومہ کی تحقیق:

خَلَبَنَا: ماضی معروف جمع متکلم (ن) گرویدہ بنانا۔

عُذوبة: مصدر (ک) شیریں ہونا۔

برق: بجلی۔

ابتدرنا: جمع متکلم ماضی معروف (افتعال) جلدی کرنا۔

الترحاب: مصدر (تفعیل) خوش آمدید کہنا۔

أحل: واحد مذکر غائب ماضی معروف (افعال) مقیم کرنا۔

ذری: صحن۔

تلمظت: واحد متکلم ماضی معروف (تفعّل) چکھنا۔

قری: ہانڈی مراد کھانا۔

هَيَّأ اور هَلُمَّ اسمِ فعل ہیں۔

سوال: ۳۳، صفحہ: ۹۱

وَمَاقِيْلَ فِي الْمَثَلِ الَّذِيْ سَارَ سَائِرُهٗ، خَيْرُ الْعَشَاءِ سَوَافِرُهٗ إِلَّا لِيُعَجَّلَ التَّعَشِّيْ، وَيُجْتَنَبَ أَكْلُ اللَّيْلِ الَّذِيْ يُعْشِيْ، اَللّٰهُمَّ إِلَّا أَنْ تَقِدَ نَارُ الْجُوْعِ وَتَحُوْلَ دُوْنَ الْهُجُوْعِ.

اعراب لگا کر ترجمہ کریں، خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق کریں۔

ترجمہ: اور وہ بات جو مقولہ کے طور پر مشہور ہو گئی کہ بہترین عشائیہ وہ ہے جو روشنی میں ہو محض اس لئے کہا گیا ہے کہ عشائیہ سویرے ہو اور اس کھانے سے پرہیز کیا جائے جو ضعفِ چشم کا باعث ہو، ہاں مگر یہ کہ بھوک کی آگ بھڑک رہی ہو اور شب خوابی میں حائل ہو۔

سائر: اسم فاعل (ض) چلنا۔

العشاء: ج أعشية (رات کا کھانا)۔

سوافر: واحد سافرۃ (روشن دکھائی دینے والی چیز)۔

يُعَجَّلُ: واحد مذکر غائب مضارع مجہول (تفعیل) جلدی کرنا۔

التعشي: مصدر (تفعّل) رات کا کھانا کھانا۔

يُجْتَنَب: مضارع مجہول واحد مذکر غائب (افتعال) پرہیز کرنا۔

يعشي: واحد مذکر غائب مضارع معروف (افعال) بینائی کمزور کرنا۔

تقد: واحد مؤنث غائب مضارع معروف (ض) بھڑکنا۔

الجوع: بھوک (ن) بھوک لگنا۔

تحوّل: واحد مؤنث غائب مضارع معروف (ن) رکاوٹ بننا۔

الھجوع: مصدر (ف) رات کو سونا۔

سوال: ۳۴، صفحہ: ۹۳

فَقَالَ لَقَدْ بَلَوْتُ مِنَ الْعَجَائِبِ مَالَمْ یَرَہُ الرَّاؤُوْنَ وَلَا رَوَاہُ الرَّاوُوْنَ، وَإِنَّ مِن أَعْجَبِھَا مَاعَایَنْتُہُ اللَّیْلَۃَ قُبَیْلَ انْتِیَابِکُمْ وَمَصِیْرِيْ إِلٰی بَابِکُمْ، فَاسْتَخْبَرْنَاہُ عَنْ طُرْفَۃِ مَرْآہُ فِيْ مَسْرَحِ مَسْرَاہُ.

اعراب لگا کر ترجمہ کریں، خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق کریں، ابوزید کے بیان کردہ عجیب وغریب قصہ کو اپنے الفاظ میں لکھیں۔

ترجمہ: تو اس (ابوزید) نے کہا کہ میں نے ایسی تحیر خیز چیزوں کا تجربہ کیا ہے جنہیں نہ کسی کی نگاہ نے دیکھا اور نہ کسی نے بیان کیا، ان میں سب سے زیادہ حیرت زدہ کردینے والی بات وہ ہے جس کا میں نے کل رات ہی تمہارے پاس آنے اور تمہارے دروازے پر پہنچنے سے ذرا پہلے مشاہدہ کیا، پھر ہم نے اس سے رات میں پیش آنے والے انوکھے واقعہ کی بابت دریافت کیا۔

Website:NewMadarsa.blogspot.com

لغوی، صرفی تحقیق:

بلَوْتُ: واحد متکلم ماضی معروف (ن) تجربہ کرنا۔

عجائب: واحد عجیبۃ (انوکھی چیز)۔

راوُوْن: اسم فاعل جمع مذکر واحد رَاوٍ (ض) روایت کرنا۔

رائُوْنَ: اسم فاعل جمع مذکر واحد راءٍ (ف) دیکھنا۔

عایَنْتُ: واحد متکلم ماضی معرف (مفاعلۃ) بغور دیکھنا۔

انتیاب: مصدر (افتعال) کسی کے پاس آنا۔

طرفۃ: ج طرَف (لطیفہ)

مسری: مصدر میمی (ض) رات کو چلنا۔

واقعہ

واقعہ کچھ یوں ہے کہ ابوزید کہتا ہے کہ کچھ دیر قبل میں نے قیام وطعام کی تلاش میں ایک دروازے پر صدا لگائی کہ اے مسکینو! خوش باش زندگی تمہارا مقدر رہو، تمہارے دروازے پر دربدر کی ٹھوکریں کھایا ہوا ایک درماندہ اور غریب الوطن مسافر پہنچا ہے، اس کی حاجت روائی کا ذریعہ بن کر اپنی عاقبت درست کرنے کا شاندار موقع تمہارے ہاتھ ہے۔

اتنے میں ایک ہرن کی مانند، خوبصورت اور کم عمر بچّہ نکلا اس نے نہایت بلیغ انداز میں برجستہ اشعار کہہ کر میری بات کا جواب دیا کہ: اشیائے خورد سے ہم خود ہی تہی دامن ہیں اور فاقہ کا شکار ہیں دوسروں کی بھوک کیسے مٹا سکتے ہیں ہاں اگر قیام کرنا ہو تو غریب خانہ حاضر ہے، تو میں نے کہا: کہ محض جائے قیام اور فاقہ کش میزبان کا میں کیا کروں گا، لیکن ذرا اپنا نام بتاؤ، تمہاری دانائی محیّر العقول ہے، تو اس نے کہا: میرا نام زید ہے اور مقامِ فید سے تعلّق رکھتا ہوں اور یہاں پردیسی ہوں کل ہی اپنے ماموں کے ساتھ یہاں آیا ہوں۔ میں نے کہا: مزید تعارف؟ تو اس نے کہا: میری ماں برّہ نے مجھے بتایا کہ شہر ماوان میں قتل وغارت گری والے سال میری ماں نے سروج کے سربرآوردہ لوگوں میں سے ایک شخص سے نکاح کر لیا جس کو بہت تیز طرار کہا جاتا تھا، جب اس نے میری ماں میں حمل کو محسوس کیا تو خرچ کے ڈر سے چلتا بنا، جب سے آج تک اس کا کوئی سُراغ نہیں ملا، پتہ نہیں زندہ ہے یا مَر مَرا گیا، ابوزید کہتے ہیں میں ٹھٹک کر رہ گیا کہ یہ تو میرا ہی بیٹا ہے۔

سوال: ۳۵، صفحہ: ۹۶

وَحَزمَۃ الشَّیخ الَّذيْ سَنَّ القِریٰ

وَأَسَّسَ المَحجُوجَ فِيْ أُمِّ القُریٰ

مَاعِنْدَنا لِطَارِقٍ إذَا عَرَا
سِوى الْحَدِيْثِ وَالْمُنَاخِ فِي الذَّرى
وَكَيْفَ يَقْرِيْ مَنْ نَفى عَنْهُ الْكَرى
طَوىً بَرىٰ أعظمَهُ لَمَّا انْبَرىٰ
فَمَا تَرى فِيمَا ذَكَرْتُ تَرىٰ

اعراب لگا کر ترجمہ کریں، خط کشیدہ الفاظ کی لغوی صرفی تحقیق لکھیں، الشیخ

Website:MadarseWale.blogspot.com

کا مصداق بتائیں۔

ترجمہ: (۱) قسم ہے اس شیخ کی عظمت کی جو مہمان نوازی کے سلسلے کا بانی ہے مکہ معظّمہ میں۔

(۲) ہمارے پاس رات میں آنے والے مہمان کے لئے کچھ نہیں سوائے قیام اور بات چیت کے۔

(۳) اور ایسا شخص کیسے ضیافت کرسکتا ہے جس کی نیند اُڑادی ہو ہڈیوں کو چھیل دینے والی بھوک نے۔

(۴) چنانچہ میری پیش کردہ تجویز کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے۔

لغوی صرفی تحقیق:

سَنَّ: ماضی معروف واحد مذکر غائب (ن) طریقہ جاری کرنا۔

أَسَّسَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب (تفعیل) بنیاد رکھنا۔

المحجوج: اسم مفعول (ن) وہ شیٔ جس کا ارادہ کیا گیا ہو، مراد خانۂ کعبہ۔

طارق: اسم فاعل (ن) رات کو آنا۔

عرا: ماضی معروف واحد مذکر غائب (ن) سامنے آنا۔

المُناخ: اسم ظرف، قیام گاہ (افعال) قیام کرنا۔

الذَریٰ: گھر کا صحن۔

یقري: واحد مذکر غائب مضارع معروف۔

نفی: واحد مذکر غائب ماضی معروف (ض) دور کرنا۔

طویٰ:

انبریٰ: ماضی معروف واحد مذکر غائب (انفعال) سامنے آنا۔

الشَّیخ: کے مصداق حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

سوال: ۳۶، صفحہ: ۱۰۶

فَلَمَّا نُثِلَتِ الْكَنَائِنُ، وَفَائت السَّكَائِنُ وَرَكَدَتِ الزَّعَازِعُ، وَكَفَّ الْمُنَازِعُ، وَسَكَنَتِ الزَّمَاجِرُ، وَسَكَتَ الْمَزْجُوْرُ وَالزَّاجِرُ، أَقْبَلَ عَلَى الْجَمَاعَةِ وَقَالَ لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا إِدًّا، وَجُزْتُمْ عَنِ الْقَصْدِ جِدًّا وَعَظَّمْتُمُ الْعِظَامَ الرُّفَاتَ.

اعراب لگا کر ترجمہ کریں، خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق کریں۔

ترجمہ: چنانچہ جب ترکش خالی ہو گئے، سنجید گیاں عود کر آئیں کلام کی آندھیاں تھم گئیں، مباحثین خاموش ہو گئے، شور شرابا بند ہو گیا، عتاب کنندہ اور معتوب چپ ہو گئے تو وہ (ابوزید) حاضرین کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا: فی الحقیقت تم لوگوں نے ناقابلِ برداشت امر کا ارتکاب کیا ہے، اور راہِ راست سے بہت دُور ہو چکے ہو اور بوسیدہ ہڈیوں کو بہت عظیم گمان کیا ہے۔

لغوی صرفی تحقیق:

نُثِلَتْ: ماضی مجہول واحد مؤنث غائب (ض) ترکش خالی کرنا۔

کنائن: واحد کِنَانَة (ترکش)۔

سکائن: واحد سکینة (سکون)۔

زعازع: واحد زعْزَعة (آندھی)۔

منازع: اسم فاعل (مفاعلة) جھگڑا کرنا۔

زماجر: واحد زمْجَرَة (شور وغوغا)۔

سکت: واحد مذکر غائب ماضی معروف (ن) خاموش ہونا۔

زاجر: اسم فاعل (ن) جھڑکنا۔

إدًّا: ج إدَدٌ (ناقابلِ برداشت کام) صیغہ صفت۔

جزتم: جمع مذکر حاضر ماضی معروف (ن) تجاوز کرنا۔

عَظَّمْتُمْ: جمع مذکر حاضر ماضی معروف (تفعیل) بڑا سمجھنا۔

سوال: ۳۷، صفحہ: ۱۰۹

فَقَالَ لَهُ: یَاهٰذَا، إِنَّ الْبُغَاثَ بِأَرْضِنَا لَا یَسْتَنْسِرُ، وَالتَّمْیِیْزُ عِنْدَنَا بَیْنَ الْفِضَّةِ وَالْقَضَّةِ مُتَیَسِّر، وَقَلَّ مَنِ اسْتَهْدَفَ لِلنِّصَالِ، فَخَلَصَ مِنَ الدَّاءِ الْعُضَالِ، أَوِ السْتَثَارِ نَقْعَ الْاِمْتِحَانِ، فَلَمْ یُقْذَ بِالْاِمْتِهَانِ، فَلَاتُعَرِّضْ عِرْضَکَ لِلْمَفَاضِحِ وَلَاتُعْرِضْ عَنْ نَصَاحَةِ النَّاصِحِ.

اعراب لگاکر ترجمہ کریں، خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق لکھیں قَالَ اور لَهُ کی ضمائر

Website:NewMadarsa.blogspot.com

کے مرجع متعین کریں۔

ترجمہ: تو اس (ناظم) نے کہا: ارے میاں ہمارے یہاں چھوٹا سا پرندہ گدھ نہیں بنتا، اور ہمارے لئے چاندی اور سنگ ریزے میں فرق آسان ہے، اور بہت کم لوگ ہیں جو تیراندازی کا نشانہ بنے ہوں پھر انہوں نے لاعلاج بیماری سے چھٹکارا پایا

ہو، یا آزمائش کی گرد اُڑائی ہو اور ذِلّت کی کھنک اُن کی آنکھ میں نہ پڑی ہو، اس لئے تو اپنے آبرو کو رُسوائیوں کا نشانہ بنا اور خیر خواہ کی نصیحت سے رُخ مت پھیر۔

لغوی صرفی تحقیق:

البغاث: ج بغثان، (سیاہی مائل سفید پرندہ جو سست رفتار ہوتا ہے)۔

لایَسْتَنْسِرُ: واحد مذکر غائب مضارع معروف (استفعال) گدھ جیسا بننا۔

الفِضَّۃُ: (چاندی)۔

القضَّۃُ: ج قِضَاض (سنگ ریزہ)۔

النضال: مصدر (مفاعلۃ) تیر اندازی کرنا۔

العضال: (نا قابلِ علاج)۔

نَقْعٌ: ج نقوع (گرد و غبار)۔

امتہان: مصدر (افتعال) ذلّت۔

مفاضح: واحد مَفْضَحٌ (رُسوائی، بدنامی)۔

قال کی ضمیر کا مرجع ناظمِ جلسہ اور لہٗ کی ضمیر کا مرجع ابو زید سروجی ہے۔

سوال: ۳۸، صفحہ: ۱۳۲

ثُمَّ قَالَ مَنِّی النَّفْسَ وَعِدِیْھا وَاجْمَعِي الرِّقَاعَ وَعُدِّیْھا فَقَالَتْ لَقَدْ عَدَدْتُھَا لَمَّا اسْتَعْدَتُھَا فَوَجَدْتُ یَدَا الضِّیَاعِ قَدْغَالَتْ إِحْدٰی الرِّقَاعِ فَقَالَ تَعْسًا لَکِ یَالکَاعِ -اَلْخُرْمُ- وَیْحَکِ القَنَصَ وَالْحِبَالَۃَ وَالْقَبَسَ وَالذُّبَابَۃَ إِنَّھَا لَضِغْثٌ عَلٰی إِبَالَۃٍ فَانْصَاعَتْ تَقْتَصُّ مَدْرَجَھَا وَتَنْشُدُ مُدْرَجَھَا.

اعراب لگا کر ترجمہ کریں، خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق لکھیں۔

ترجمہ: پھر اس نے کہا تو دل کو اُمید دلا اور دلاسہ دے اور پرچے اکھٹا کر کے انہیں

شمار کر، تو اس نے کہا میں نے انہیں شمار کیا تھا سو جب شمار کیا تو دستِ ہلاکت کو ایک پرچہ ضائع کرنے کی حالت میں پایا، تو بوڑھے نے کہا: ارے کمینی تیرا ناس ہو کیا ہم شکار اور جال روشنی اور بتّی سب سے ہی محروم رہیں گے، یہ تو مصیبت بالائے مصیبت ہے، پس وہ اپنے راستے کے نشان دیکھتی ہوئی اور اپنا پرچہ تلاش کرتی ہوئی واپس ہوئی۔

Website:NewMadarsa.blogspot.com

لغوی صرفی تحقیق:

مَنِّي: امر واحد مؤنث حاضر (تفعیل) اُمید دلانا۔

غالَتْ: واحد مؤنث غائب (ن) ہلاک کرنا۔

تَعْسًا: مصدر (ف) برباد ہونا۔

قَبَس: (چنگاری)۔

مَدْرَج: اسم ظرف (ن) راستہ، چلنا۔

سوال: ۳۹، صفحہ: ۱۴۰

إِنَّهُ كَانَتْ لِيْ مَمْلُوكَةٌ رَشِيقَةُ الْقَدِّ أَسِيلَةُ الْخَدِّ، صَبُوْرٌ عَلَى الْكَدِّ تَخُبُّ أَحْيَانًا كَالنَّهْدِ، وَتَرْقُدُ أَطْوَارًا فِي الْمَهْدِ، وَتَجِدُ فِيْ تَمُّوْزَ مَسَّ الْبَرْدِ، ذَاتُ عَقْلٍ وَعِنَانٍ وَحَدٍّ وَسِنَانٍ وَكَفٍّ بِبَنَانٍ، وَفَمٍ بِلَاأَسْنَانٍ، تَلْدَغُ بِلِسَانٍ نَضْنَاضٍ، وَتَرْفُلُ فِيْ ذَيْلٍ فَضْفَاضٍ وَتَجْلَى فِيْ سَوَادٍ وَبَيَاضٍ.

اعراب لگا کر ترجمہ کریں، خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق لکھیں۔

ترجمہ: مسئلہ یہ ہے کہ میری ایک مملوکہ تھی جس کا قد و قامت خوبصورت رخسار نرم و نازک محنت پر صبر کرنے والی تھی، کبھی گھوڑی کی طرح اُچھل کو دکرتی اور کبھی گھوارے میں سوجاتی، وہ ماہِ تموز میں بھی سردی کی ٹھنڈک محسوس کرتی تھی وہ عقل والی اور اطاعت والی تھی، وہ تیزی اور دھار والی تھی وہ اُنگلیوں میں ملی ہوئی ہتھیلی والی تھی، وہ

بے دانتوں کا منہ رکھتی تھی اور چلتی ہوئی زبان سے ڈس لیتی تھی، وہ کشادہ دامن میں مٹکتی تھی اور سفیدی وسیاہی میں جلوہ گر ہوتی تھی۔

لغوی صرفی تحقیق:

رشیقة: اسم فاعل (ک) خوبصورت ہونا۔

القدّ: ج أقُدّ (مناسب لمبائی)

اسیلة: صیغۂ صفت (ک) ملائم ہونا۔

الخد: ج خدُوْد (رخسار)۔

تَخُبُّ: واحد مؤنث غائب مضارع معروف (ن) کود کر چلنا۔

وتَرْقُد: واحد مؤنث غائب مضارع معروف (ن) آرام کرنا۔

تموُّز: ایک رومی مہینہ کا نام جو ماہِ جولائی کے مطابق ہوتا ہے اور اس میں سخت گرمی ہوتی ہے۔

نضناض: بہت زیادہ متحرک۔

تَرْفُلُ: واحد مؤنث غائب (ن) اِترا کر چلنا۔

فضفاض: ڈھیلا ڈھالا، کشادہ۔

سوال: ۴۰، صفحہ: ۱۴۵

أَعَارَنِي اِبْرَةً لأَرْفُوَ أَطْمَاراً
عفاهَا البِلٰى وسَوَّدَهَا
فانخرمَتْ فِيْ يَدِيْ عَلٰى خطأٍ
مِنِّيْ لَمَّا جَذَبْتُ مِقْوَدَهَا
فَلَمْ يَرَى الشَّيْخُ أَنْ يُسَامِحَنِيْ
بارشها إذا رَمٰى تَأَوُّدَهَا

اعراب لگا کر ترجمہ کریں، خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق لکھیں، آخری شعر کی

Website:MadarseWale.blogspot.com

ترکیب نحوی کریں۔

ترجمہ: اس نے مجھے ایک سوئی عاریت پر دی تاکہ میں ان پرانے کپڑوں پر رَفو کروں، جن کو بوسیدگی نے خراب کر دیا تھا اور سیاہ بنا دیا تھا، چنانچہ وہ میرے ہاتھ میں ٹوٹ گئی غلطی سے جبکہ میں نے اس کا دھاگا کھینچا، پس جب شیخ نے اس کے ٹیڑھا ہو جانے کو دیکھا تو اس کے تاوان میں میرے ساتھ نرمی کرنا مناسب نہ سمجھا۔

لغوی صرفی تحقیق:

أعارَ: واحد مذکر غائب مضارع معروف (افعال) عاریت پر دینا۔

سوّد: واحد مذکر غائب ماضی معروف (تفعیل)۔

انخرمتْ: واحد مؤنث غائب ماضی معروف (انفعال)۔

مقود: اسم آلہ (ن) مراد دھاگا۔

تأوّد: مصدر (تفعّل) ٹیڑھا ہونا۔

ترکیب:

لَمْ یرِ، فعل الشَّیْخ فاعل، أن مصدریہ یُسَامِحْ فعل با فاعل ن وقایہ یاء ضمیر متکلم مفعول بہ باء حرفِ جر اِزْ شَهَا مرکبِ اضافی مجرور، جار مجرور متعلق یسامح فعل کے، إذظرفیہ مضاف رَئی فعل با فاعل تأوّد ھا مرکب اضافی مفعول بہٖ فعل فاعل مفعول بہ سے مل کر مضاف الیہ، مضاف، مضاف الیہ سے مل کر یسامِح کا مفعول فعیہ سے مل کر بتاویلِ مصدر مفعول بہ یَری فعل کا فعل فاعل مفعول بہ سے مل کر جملۂ فعلیہ خبریہ ہوا۔

سوال:۴۱، صفحہ:۱۵۸

فَأَطْرَقَ إِطْرَاقَ الْأُفْعُوَانِ، ثُمَّ شَمَّرَ لِلْحَرْبِ الْعَوَانِ وَقَالَ:

إِسْمَعْ حَدِيثِي فَإِنَّهُ عَجَبُ
يُضْحِكُ مِنْ شَرْحِهِ وَيُنْتَحَبُ
أَنَا امْرُؤٌ لَيْسَ فِي خَصَائِصِهِ
عَيْبٌ وَلَا فِي فَخَارِهِ رِيَبَا
سُرُوجُ دَارِي الَّتِي وُلِدْتُ بِهَا
وَالْأَصْلُ غَسَّانُ حِينَ أَنْتَسِبُ

اعراب لگا کر ترجمہ کریں، خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق کریں، پہلے شعر کی ترکیب نحوی کریں۔

ترجمہ: تو اس نے سانپ کی طرح سر جھکایا اور سخت لڑائی کے لئے تیار ہو گیا، اور کہا: میری بات سنو کیونکہ وہ حیرت انگیز ہے اس کے (بات کے) بیان پر ہنسا بھی جاتا ہے اور رویا بھی جاتا ہے میں ایسا شخص ہوں جس کی خصوصیات میں کوئی عیب نہیں اور جس کی عظمت میں کوئی ریب نہیں۔

سروج میرا وطن ہے جہاں کی میری ولادت ہے، اور غسان قبیلہ ہے جس کی طرف نسبت کرتا ہوں۔

لغوی صرفی تحقیق:

أطرق: ماضی معروف واحد مذکر غائب (افعال) سر جھکانا۔

أفعوان: ج أفاعی اژدھا، زہریلا سانپ۔

حزب: ج حروب (جنگ)۔

ينتحب: مضارع مجہول واحد مذکر غائب (افتعال) رونا دھونا۔

افتخار: مصدر (ف) فخر کرنا۔

انتسب: واحد متکلم مضارع معروف (افتعال) نسبت بیان کرنا۔

ترکیب:

اِسْمَعْ فعل امر با فاعل، حدیثي مرکب اضافی مفعول بہ، فعل فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملۂ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ فا تعلیلیہ، إن حرفِ مشبہ بالفعل، ہٗ ضمیر اسم عَجَب موصوف یضحک فعل مجہول مع نائب فاعل مِنْ شَرْحِهٖ جار مجرور متعلّق یُضحَک فعل کے، فعل نائب فاعل اور متعلّق سے مل کر معطوف علیہ ینتحب فعل مجہول نائب فاعل سے مل کر معطوف معطوف علیہ سے مل کر صفت عَجَب کی موصوف صفت سے مل کر إنَّ کی خبر، ان اپنے اسم وخبر سے مل کر جملۂ اسمیہ خبریہ ہوا۔

سوال: ۴۲، صفحہ: ۱۶۳

قَالَ: فَلَمَّا أَحْكَمَ مَاشَادَهٗ، وَأَكْمَلَ إِنْشَادَهٗ عَطَفَ الْقَاضِيْ إِلَى الْفَتَاةِ بَعْدَأَنْ شُغِفَ بِالْأَبْيَاتِ وَقَالَ أَمَا إِنَّهٗ قَدْثَبَتَ عِنْدَ جَمِيْعِ الْحُكَّامِ وَوُلَاةِ الْأَحْكَامِ، اِنْقِرَاضُ جِيْلِ الْكِرَامِ، وَمَيْلُ الْأَيَّامِ إِلَى اللِّئَامِ، وَإِنِّيْ أَخَالُ بَعْلَكِ صَدُوْقًا فِي الْكَلَامِ بَرِيًّا مِنَ الْمَلَامِ.

اعراب لگا کر ترجمہ کریں، خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق لکھیں۔

ترجمہ: راوی نے کہا: جب اس نے اپنے تیار کئے ہوئے کلام کو پختہ اور وزن دار بنالیا، اور شعر گوئی مکمل کرلی، تو قاضی اشعار پر فریفتہ ہونے کے بعد عورت کی طرف متوجہ ہوا، اور کہا: دیکھ تمام حاکموں اور حکومت کرنے والوں کے نزدیک شریفوں کی

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

نسل کا ختم ہو جانا اور زمانے کا کمینوں کی طرف مائل ہونا ثابت ہو چکا، بلا شبہ میں تیرے شوہر کو کلام میں سچا اور ملامت سے بری سمجھتا ہوں۔

لغوی صرفی تحقیق:

شَاد: ماضی معروف واحد مذکر غائب (ض) تعمیر کرنا۔

انشاد: مصدر (افعال) شعر کہنا۔

شُغِفَ: ماضی مجہول واحد مذکر غائب (س) فریفتہ ہونا۔

انقراض: مصدر (انفعال) منقطع ہونا۔

جیل: ج اجیال (قوم)۔

لئام: واحد لئیم (کمینہ)۔

أخال: واحد متکلم مضارع معروف (ف) خیال کرنا۔

سوال: ۴۳، صفحہ: ۱۶۷

فَضَحِکَ الْقَاضِيْ، حَتّٰى هَوَتْ دِنِيَّتُهُ، وَذَوَتْ سَكِيْنَتُهُ، فَلَمَّا فَاءَ إِلَى الْوَقَارِ، وَعَقَّبَ الْإِسْتِغْرَابَ بِالْاِسْتِغْفَارِ، وَقَالَ اَللّٰهُمَّ بِحُرْمَةِ عِبَادِكَ الْمُقَرَّبِيْنَ حَرِّمْ حَبْسِيْ عَلَى الْمُتَأَدِّبِيْنَ، ثُمَّ قَالَ لِذٰلِكَ الْأَمِيْنِ عَلَيَّ بِهٖ فَانْطَلَقَ مُجِدًّا فِيْ طَلَبِهٖ ثُمَّ عَادَ بَعْدَ لَأْيٍ مُخْبِرًا بِنَأْيِهٖ.

اعراب لگا کر ترجمہ کریں، خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق کریں۔

ترجمہ: چنانچہ ہنستے ہنستے قاضی کا کلاہ گر گیا اور اس کی سنجیدگی جاتی رہی، پس جب اپنے وقار پر بحال ہوا اور زیادہ ہنسی کے بعد استغفار پڑھا تو کہنے لگا: اے اللہ! اپنے مقرب بندوں کی عزت کے صدقے میری قید اہلِ ادب پر حرام کر دیجئے پھر اس معتمد سے کہا: اسے میرے پاس حاضر کرو، پس وہ اس کے تلاش کی کوشش کرتا ہوا چلا اور کچھ

دیر بعد اس کے دُور ہو جانے کی خبر دیتے ہوئے لوٹا۔

Website:NewMadarsa.blogspot.com

لغوی صرفی تحقیق:

هَوَت: واحد مؤنث غائب ماضی معروف (ض) گرنا۔

دِنِيَّة: اونچی اور لمبی ٹوپی جو عراقی قاضیوں کے لئے مخصوص تھی۔

ذَوَت: واحد مؤنث غائب ماضی معروف (ض) مرجھانا۔

فاء: ماضی معروف واحد مذکر غائب (ض) اصلی حالت پر آنا۔

وقار: مصدر (ک) سنجیدہ ہونا۔

اسْتِغْرَاب: مصدر (استفعال) تعجب کرنا، بہت ہنسنا۔

لَأْيٌ: مصدر (ض) سستی کرنا۔

نَأْيٌ: مصدر (ف) دُور ہونا۔

سوال: ۴۴، صفحہ: ۱۷۲

فَقَالَ الشَّيْخُ لِلْغُلَامِ قُلْ وَالَّذِي زَيَّنَ الْجِبَاهَ بِالطُّرَرِ وَالْعُيُوْنَ بِالْحَوَرِ، وَالْحَوَاجِبَ بِالْبَلَجِ وَالْمَبَاسِمَ بِالْفَلَجِ، وَالْجُفُوْنَ بِالسَّقَمِ وَالْأُنُوْفَ بِالشَّمَمِ، وَالْخُدُوْدَ بِاللَّهَبِ، وَالثُّغُوْرَ بِالشَّنَبِ، وَالْبَنَانَ بِالتَّرَفِ، وَالْخُصُوْرَ بِالْهَيَفِ، إِنَّنِي مَاقَتَلْتُ اِبْنَکَ سَهْوًا! وَلَا عَمْدًا، وَلَا جَعَلْتُ هَامَتَهُ لِسَيْفِي غِمْدًا.

اعراب لگا کر ترجمہ کریں، خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق لکھیں۔

ترجمہ: تو شیخ نے لڑکے سے کہا: کہ قسم اس ذات کی جس نے مزین کیا پیشانیوں کو گیسوؤں سے، آنکھوں کو خوش نمائی سے، ابروؤں کو درمیانی فاصلے سے، دانتوں کو کشادگی سے، آنکھوں کو خمار سے، ناکوں کو اُبھار سے، رخساروں کو انگاروں جیسی سرخی

سے، دانتوں کو چمک سے، انگلیوں کو لچک سے اور کمر کو نزاکت سے کہ میں نے تیرے
بیٹے کو قتل نہیں کیا نہ خطاءً نہ عمداً اور نہ میں نے اس کے سر کو اپنی تلوار کی میان بنایا۔

لغوی صرفی تحقیق:

طُرَر: واحد طرّۃ (گیسو)۔

بَلَج: دونوں بھوؤں کے درمیان کا فاصلہ (س)۔

هَيَف: نزاکت (س) نازک ہونا۔

مطلب:

ہوا یہ کہ ایک بوڑھا ایک خوبصورت سے نوجوان لڑکے کو قاضی کے پاس لے گیا اور مقدمہ دائر کیا کہ اس نے میرے لڑکے کو قتل کر دیا ہے اور کیونکہ اکیلے میں کیا ہے اس لئے میں کوئی گواہ بھی پیش نہیں کر سکتا، تو قاضی نے اس لڑکے سے قسم کھانے کو کہا تو بڑے میاں نے نہایت عجیب وغریب الفاظ میں قسم تیار کی اور انہیں الفاظ میں اسے قسم کھانے کا مکلف بنانا چاہا اسی قسم کا ایک حصہ مندرجہ بالا عبارت میں مذکور ہے۔

سوال: ۴۵، صفحہ: ۱۷۷

ثُمَّ قَالَ بِتِ اللَّيْلَةَ عِنْدِي لِنُطْفِيءَ نَارَ الْجَوىٰ وَنُدِيْلَ الْهَوىٰ مِنَ النَّوىٰ، فَقَدْ أَجْمَعْتُ عَلَى أَنْ أَنْسَلَّ بِسُحْرَةٍ وَأُصْلِيَ قَلْبَ الْوَالِي نَارَ حَسْرَةٍ قَالَ فَقَضَيْتُ اللَّيْلَةَ مَعَهُ فِي سَمَرٍ أَلْتَقِ مِنْ حَدِيْقَةِ زَهْرٍ وَخَمِيْلَةِ شَجَرٍ۔

اعراب لگا کر ترجمہ کریں، خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق لکھیں۔

ترجمہ: پھر شیخ نے کہا: تم آج کی رات میرے ساتھ گزارو تا کہ ہم آتشِ غم کو بجھائیں اور جدائی کو محبت سے بدلیں، کیونکہ میں نے پختہ ارادہ کر لیا ہے کہ میں صبح سویرے کھسک جاؤں گا اور حاکم کے دل کو حسرت کی آگ میں جلاؤں گا، حارث بن

ہمام نے کہا: میں نے وہ رات اس کے ساتھ ایسی بات چیت میں گزاری جو پھولوں کے باغ اور درختوں کی جھرمٹ سے زیادہ پُررونق تھی۔

Website:MadarseWale.blogspot.com

لغوی صرفی تحقیق:

نطفیءَ: مضارع معروف جمع متکلم (افعال) بجھانا۔

ندیل: مضارع معروف جمع متکلم (افعال) تبادلہ کرنا۔

ھوی: (ض) خواہشِ نفس۔

نوی: مصدر (ض) دُوری، جدائی۔

أنسَلُّ: مضارع معروف واحد متکلم (انفعال) چپکے سے کھسک جانا۔

سُحْرَۃٍ: طلوعِ فجر سے کچھ پہلے کا وقت (س) صبح کو آنا۔

انق: اسم تفضیل (س) خوش نما ہونا۔

خمیلۃ: صیغہ صفت (گنجان باغ)۔

سوال: ۴۶، صفحہ: ۱۸۴

أَيَامَنْ يَدَّعِي الْفَهْمَ ❁ إِلٰی کَمْ یَا أَخَا الْوَهْمِ
تُعَبِّي الذَّنْبَ وَالذَّمَّ ❁ وَتُخْطِئُ الْخَطَأَ الْجَمَّ
أَمَا بَانَ لَکَ الْعَيْبُ ❁ أَمَا أَنْذَرَکَ الشَّيْبُ

اعراب لگا کر ترجمہ کریں، خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق لکھیں، دوسرے شعر کی ترکیب نحوی لکھیں۔

ترجمہ: اے فہم کا دعویٰ کرنے والے شخص، اے غلطی کرنے والے کب تک تو گناہوں اور بُرائیوں کو اکٹھا کرتا رہے گا اور زبردست غلطیاں کرتا رہے گا، کیا تیرے لئے عیب ظاہر نہیں ہوا اور کیا تجھے بڑھاپے نے نہیں ڈرایا۔

الفاظِ مخططہ کی تحقیق:

يَدَّعِي: واحد مذکر غائب مضارع معروف (افتعال) دعویٰ کرنا۔

تُعَبِّي: واحد مذکر حاضر مضارع معروف (تفعیل) جمع کرنا۔

جَمّ: ج جِمَام (بہت بڑی تعداد)۔

شَيب: بڑھاپا (ض) بالوں کا سفید ہونا۔

ترکیب:

تُعَبِّی فعل با فاعل الذَّنبَ وَ الذَّمَّ معطوف علیہ معطوف سے مل کر مفعول بہ، شعرِ اوّل میں موجود إلی حرفِ جر اپنے مجرور سے مل کر متعلقِ مقدّم تعبّني فعل کے، پھر فعل فاعل، مفعول بہ اور متعلّق مقدّم سے مل کر معطوف علیہ، تخطئ فعل با فاعل الخطأ الجمَّ موصوف صفت مفعول بہ، پھر فعل فاعل مفعول بہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر جوابِ نداء۔

Website:NewMadarsa.blogspot.com

سوال: ۴۷، صفحہ: ۱۹۹

اَللّٰهُمَّ احْرُسْنِي بِعَيْنِكَ وَعَوْنِكَ وَاخْصُصْنِي بِأَمْنِكَ وَمَنِّكَ، وَتَوَلَّنِي بِاخْتِيَارِكَ وَخَيْرِكَ وَلَاتَكِلْنِي إِلٰى كِلَائَةِ غَيْرِكَ وَهَبْ لِي عَافِيَةً غَيْرَ عَافِيَةٍ، وَارْزُقْنِي رَفَاهِيَةً غَيْرَ وَاهِيَةٍ.

اعراب لگا کر ترجمہ کریں، خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق لکھیں۔

ترجمہ: اے اللہ! تو اپنی نگرانی اور اپنی امداد سے میری حفاظت فرما، مجھے اپنی حفاظت اور احسان کے ساتھ مخصوص کر، اپنی پسندیدگی اور احسان کے ذریعہ میرا کارساز بن، مجھے اپنے غیر کی حفاظت میں نہ دے، مجھے نہ ختم ہونے والی عافیت عطا فرما، اور کمزور نہ پڑنے والی خوش حالی عطا فرما۔

لغوی صرفی تحقیق:

احرس: امر معروف واحد مذکّر حاضر (ن) حفاظت کرنا۔

عون: مدد۔ (ن)

مَنٌّ: احسان۔ (ن)

لَاتَکِلْ: نہیں معروف واحد مذکر حاضر (ض) حوالے کرنا۔

عافیۃٌ: خلافِ قیاس مصدر (مفاعلۃ) صحت و عافیت۔

عافیۃ: اسم فاعل مؤنث (ن) ختم ہونا۔

رفاھیۃ: مصدر (ک) آسودہ حال ہونا۔

وَاھِیَۃ: اسم فاعل مؤنث (ض) کمزور ہونا۔

Website:MadarseWale.blogspot.com

Website:NewMadarsa.blogspot.com

عربی درسی کتابوں کے چند عربی، اردو نوٹ

- **الحل المنضود** — لحل مشکلات سنن ابی داود
- **الفرائد** جدیدہ اضافہ شدہ — نوٹ اردو شرح عقائد
- **مبادی الکلام** عربی — شرح عقائد
- **ھدایہ شریف** — نوٹ اردو جلد سوم چہارم
- **التقریر الکافی** — في حل — تفسیر البیضاوی
- **تنظیم الدرایہ** — نوٹ ہدایہ شریف جلد سوم
- **کشف الجلالین** — نوٹ اردو جلالین شریف
- **التقریر الکانی** — نوٹ اردو بیضاوی
- **العیون الجاریۃ** — لحل — أسئلۃ مقامات الحریریۃ
- **مشکوۃ شریف** — نوٹ اردو
- **مصباح الساری** — نوٹ بخاری شریف
- **التشریح المنضود** — نوٹ اردو وقال ابوداود
- **تحفۃ الراجی** — في حل — مشکلات السراجی
- **زبدۃ المقصود** — نوٹ اردو وقال ابوداود
- **نظر طحاوی** — نوٹ اردو طحاوی شریف
- **تحسین المبانی** — نوٹ اردو مختصر المعانی
- **شافعۃ** — لحل — أسئلۃ الکافیۃ
- **اصول الشاشی** — نوٹ اردو
- **سلم العلوم** — نوٹ اردو
- **گوہر لاثانی** — نوٹ اردو مختصر المعانی
- **الحل لمیراث** — لحل أسئلۃ السراجی فی المیراث
- **لمعات النکات** — لحل — مشکلات المشکوۃ
- **الحل المفہم** — لحل مشکلات مسلم شریف
- **الحل الرضی** — لحل مشکلات جامع الترمذی
- **فیض القاری** — لحل مشکلات البخاری
- **تحسین الوقایہ** — لحل — شرح الوقایہ اول دوم
- **عمدۃ البدایۃ** جلد اول — لحل أسئلۃ الھدایۃ
- **تحسین الحواشی** — نوٹ اردو اصول الشاشی

Pentone 9897869314

Website:MadarseWale.blogspot.com

Website:NewMadarsa.blogspot.com

Estd. 1979

اشرفی

اشرفی بک ڈپو، دیوبند یوپی

ASHRAFI BOOK DEPOT

DEOBAND, DISTT. SAHARANPUR, (U.P.) PIN-247554, INDIA

Mobile: 09358001571 *Whatsapp:* 09810383186

Email: ashrafibooks@gmail.com